http://www. Khatme-nubuwwat.org/

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

1

26 مئی تا 7 جون 2000ء

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

عالم اسلام اشکبار اور سوگوار ہے

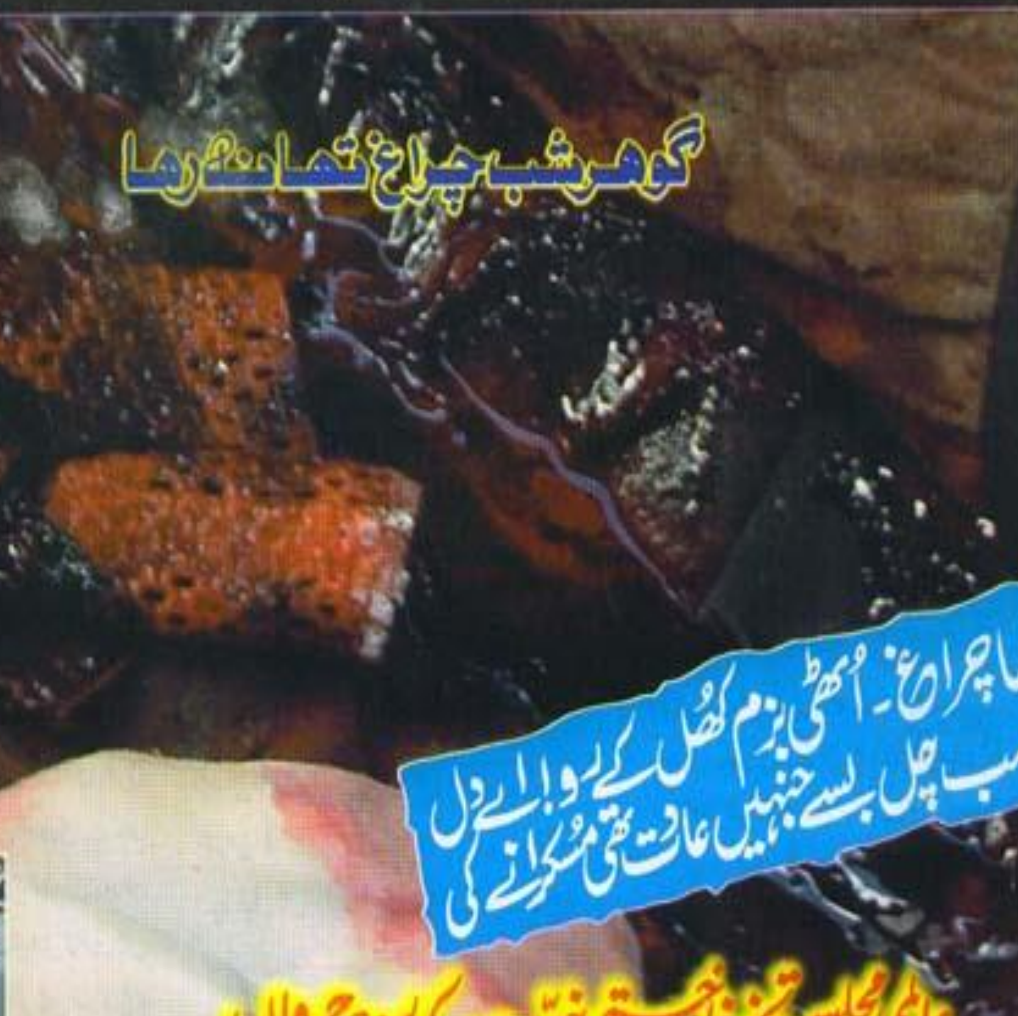

گوہر شب چراغ تھا نہ رہا

بُجھا چراغ، اُٹھی بزم کُھل کے رو اے دل
وہ سب چل بسے جنہیں عادت تھی مُسکرانے کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روحِ رواں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی جام شہادت نوش فرما گئے

قیمت: ۵ روپے

ریل گاڑی میں نماز کس طرح ادا کی جائے؟

س...... ریل کے سفر میں اگر تختہ پر بیٹھ کر نماز پڑھ لی جائے اور منہ قبلہ شریف کی طرف نہ ہو تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح نماز صحیح نہیں ہوتی بعض کہتے ہیں کہ ہو جاتی ہے؟

ج...... جو لوگ ریل کے تختہ پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے ہیں تین وجہ سے ان کی نماز صحیح نہیں ہوتی:

اول: نماز کی جگہ کا پاک ہونا شرط ہے اور ریل کے تختے کا پاک ہونا مشکوک ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ چھوٹے بچے ان پر پیشاب کر دیتے ہیں۔

دوم: نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی' اور ناواقف لوگوں کا یہ خیال کہ سفر میں قبلہ رخ کی پابندی نہیں' غلط ہے۔ سفر میں بھی قبلہ کی طرف رخ کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح وطن میں ضروری ہے' بلکہ شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ سفر میں نماز کے دوران اگر قبلہ کا رخ بدل جائے تو نمازی اسی حالت میں قبلہ کی طرف گھوم جائے۔ ہاں سفر میں قبلہ رخ کا پتہ نہ چلے اور کوئی صحیح رخ بتانے والا بھی موجود نہ ہو تو خوب غور و فکر اور سوچ بچار سے کام لے کر خود ہی اندازہ لگالے کہ قبلہ کا رخ اس طرح ہوگا۔ اور اسی رخ نماز پڑھ لے اب اگر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے جس رخ نماز پڑھی ہے وہ قبلہ کی سمت نہیں تھی تب بھی اس کی نماز ہو گئی۔ دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر نماز کے اندر ہی قبلہ رخ کا پتہ چل جائے تو نماز توڑنے کی ضرورت نہیں۔ نماز کے اندر ہی قبلہ رخ کی طرف گھوم جائے۔

سوم: نماز میں قیام یعنی کھڑا ہونا فرض ہے آدمی خواہ گھر پر ہو یا سفر میں' جب تک اسے کھڑے ہونے کی طاقت ہے بیٹھ کر نماز صحیح نہ ہوگی اور اس میں مردوں کی تخصیص نہیں' عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے' بعض مستورات بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں یہ جائز نہیں' فرض اور وتر ان کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتی ہیں۔

سفر میں بعض پکے نمازی بھی نمازیں قضا کر دیتے ہیں۔ عذر یہ کہ ایسے رش میں نماز کیسے پڑھیں؟ یہ بڑی کم ہمتی اور غفلت کی بات ہے اور پھر ریل میں کھانا پینا اور دیگر طبعی حوائج کا پورا کرنا بھی تو مشکل ہوتا ہے' لیکن مشکل کے باوجود ان طبعی حوائج کو بہر حال پورا کیا جاتا ہے۔ آدمی ذرا سی ہمت سے کام لے تو مسلمان کیا' غیر مسلم بھی نماز کے لئے جگہ دے دیتے ہیں' اور سب سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض حضرات حج کے مقدس سفر میں بھی نماز کا اہتمام نہیں کرتے' وہ اپنے خیال میں تو ایک فریضہ ادا کرنے جا رہے ہیں مگر دن میں خدا کے پانچ فرض غارت کر دیتے ہیں۔ حاجیوں کو یہ اہتمام کرنا چاہئے کہ سفر حج کے دوران کی ایک بھی نماز باجماعت فوت نہ ہو' بلکہ ریل میں اذان' اقامت اور جماعت کا بھی اہتمام کیا جائے۔

ریل گاڑی میں نماز کس طرح پڑھے؟ جبکہ پانی تک پہنچنے پر قادر نہ ہو:

س...... بعض اوقات دوران سفر ریل گاڑی میں اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ سیٹ اٹھانا جانا تو درکنار ایک سیٹ سے دوسری سیٹ تک جانا دشوار ہو جاتا ہے' تو ان حالات میں ایک تو آدمی کی وضو یا طہارت تک پہنچ نہیں ہوتی' دوسرا یہ کہ نماز ادا کرنے کے لئے موزوں جگہ کا ملنا ناممکن ہوتا ہے' اور خاص کر جبکہ گاڑی کا رخ کعبہ کی طرف ہو یا کعبہ سے مخالف سمت (مثلاً کراچی آنے جانے والی ریل گاڑیاں) کیونکہ اس حالت میں اگر سیٹ پر جگہ مل بھی جائے تو نمازی سجدہ نہیں کر سکتا۔ تو حضور ان مجبوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے نماز کا وقت ہونے پر نمازی نماز کس طرح ادا کرے؟

ج...... ایسی مجبوری کی حالت کبھی شاذ و نادر ہی پیش آسکتی ہے۔ عام طور پر گاڑیوں میں رش تو ہوتا ہے لیکن اگر ذرا ہمت سے کام لیا جائے تو آدمی کسی بڑے اسٹیشن پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ بہر حال اگر واقعی ایسی حالت پیش آجائے تو اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ نماز قضا کی جائے۔ لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ طہارت اور وضو حد امکان سے خارج ہو' یعنی نماز پڑھنا کسی طرح ممکن ہی نہ ہو۔

چلتی کار میں نماز پڑھنا درست نہیں' مسجد پر روک کر پڑھیں:

س...... ایک مرتبہ مجھے اور بھائی کو کام تھا' مغرب کی نماز میں بہت دیر تھی پھر بھی میں نے بھائی سے پوچھا کہ کام میں کتنی دیر لگے گی کہنے لگے کہ اذان سے پہلے گھر آجائیں گے۔ اس لئے ہم چلے گئے لیکن وہاں پہنچ کر گھر ڈھونڈنے میں بہت دیر ہو گئی۔ اور مغرب کی اذان ہو گئی ہمارا گھر اس جگہ سے کافی دور تھا اور رش بھی بہت تھا۔ اس لئے نماز کے ٹائم تک گھر پہنچنا ناممکن تھا میں نے بھائی سے کہا تو کہنے لگے چلتی کار میں نماز پڑھ لو میں نے کہا نہ وضو ہے اور سمت بھی بار بار بدل رہی ہے تو میں کیسے پڑھوں گا؟ مگر وہ یہی کہتے رہے کہ نماز تو ہر حال میں پڑھنی ہے اور یہ تو مجبوری ہے تم ایسے ہی پڑھ لو۔ اور کار نہیں روکی اب آپ بتائیں کہ کبھی ایسا موقع ہو اور ہم اس بات پر قادر نہیں ہیں کہ گاڑی رکوا سکیں جب کہ اندرون شہر ہی میں ہوں تو ہم کیا کریں؟

ج...... کار میں بغیر وضو نماز کیسے ہو سکتی ہے؟ آپ کسی مسجد کے پاس گاڑی روک کر آسانی سے نماز پڑھ سکتے تھے مگر شاید آپ کے بھائی کو نماز کی اہمیت معلوم نہیں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مدیرِ اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

نائب مدیرِ اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

جلد ۱۹ ۲۱ صفر تا ۵ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۶ مئی تا ۸ جون ۲۰۰۰ء شمارہ ۱-۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان — مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری — مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا محمد اشرف گوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

منظور احمد میو ایڈووکیٹ، حفیظ حبیب ایڈووکیٹ

ٹائٹل ڈیزائن: آرشد خرم

کمپوزنگ: فیصل عرفان

زرِ تعاون بیرونِ ممالک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر

یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۵۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۶ روپے سالانہ ۲۵۰ روپے

ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک، بنوری ٹاؤن اکاؤنٹ نمبر ۹۰۹۹ کراچی، پاکستان ارسال کریں

اس شمارے میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا سانحہ شہادت .... (صاحبزادہ طارق محمود) 4

کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ! مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ (جنگ رپورٹ) 7

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سے قدرتِ حق نے عظیم کام لیا (مولانا اللہ وسایا) 9

حضرت! آپ تو شہید ہوگئے، مگر ہم .... (مولانا مسعود اظہر) 11

یوسف خلد آشیاں .... شہید ناموسِ رسالت (مفتی عتیق الرحمٰن) 16

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور قادیانیت .... (جناب حامد میر) 20

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے قاتلوں کو بے نقاب اور گرفتار کیا جائے (اداریہ جنگ) 22

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے خلفاء کی حتمی فہرست 24

جناب جنرل پرویز مشرف صاحب کا اظہارِ تعزیت 27

تعزیتی پیغامات

لندن آفس

35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0171-737-8199

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان

فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی، فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقامِ اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت، ایم اے جناح روڈ، کراچی

ختم نبوۃ

(اداریہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا سانحہ شہادت

فقیہہ العصر، دین کے ماہ درخشندہ، علم کے نیر تاباں، پیکر عجز و نیاز، قاطع مرزائیت، معروف روحانی شخصیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو ۱۸/ مئی بروز جمعرات صبح ۱۰ بجے سربازار درندہ صفت دہشت گردوں نے گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کر ڈالا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بجھا چراغ، اٹھی بزم، کھل کے رو! اے دل
وہ سب چل بسے جنہیں عادت تھی مسکرانے کی

تفصیلات کے مطابق حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ صبح ۱۰ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ گھر کے قریب نصیر آباد اپنے عقیدت مند پھل فروش کے پاس یہ بتانے کے لئے رکے کہ وہ آج واپسی پر پھل خریدیں گے۔ ان کے رکتے ہی ایک دہشت گرد نے مصافحہ کے لئے اشارہ کیا۔ مولانا موصوف نے حسب عادت مسکراتے ہوئے گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے محبت اور اخوت کے دونوں ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھا دیے، لیکن سفاک دہشت گرد نے جواب میں گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ مولانا کے بیٹے محمد یحیٰی اور پھل فروش مزاحمت کی کوشش میں شدید زخمی ہو گئے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مولاناؒ کا ڈرائیور عبدالرحمٰن بھی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا، البتہ مولاناؒ کے صاحبزادے حافظ محمد یحیٰی کو اللہ نے نئی زندگی عطا فرمائی۔ آخری اطلاعات کے مطابق ان کی حالت خطرے سے باہر بیان کی جاتی ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی المناک شہادت کی خبر سنتے ہی پورے کراچی میں ہنگامے شروع ہوئے۔ مشتعل مظاہرین نے ۳ بینک، ۵۰ گاڑیاں، ۱۳ دکانیں، ۱ سینما گھر اور ۲ چوکیاں تباہ کر دیں۔ مختلف مقامات پر فائرنگ سے چھ افراد ہلاک ہو گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی دکانیں بند ہونا شروع ہو گئیں۔ فوج کی آمد کے باوجود ہڑتال ہوئی۔ کور کمانڈر سندھ لیفٹیننٹ جنرل مظفر حسین عثمانی نے امن وامان کی صورت حال کو کنٹرول کرنے کے لئے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ صورت حال کی سنگینی کے باعث مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن اور دوسرے دینی رہنماؤں نے عوام کو صبر کرنے اور پرامن رہنے کی تلقین کی۔ جس سے امن وامان کی صورت حال بہتر ہونے میں مدد ملی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو بے شمار اوصاف و کمالات سے نواز رکھا تھا۔ مولانا بلاشبہ فکر و نظر، علم و عمل کی ایسی نابغہ روزگار شخصیت تھے، جس کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے عملی زندگی کا آغاز درس و تدریس سے شروع کیا تھا۔ دین کی نشر و اشاعت، ترقی اور ترویج زندگی بھر کا مشن رہا۔ اپنے عظیم مقصد کے پیش نظر انہوں نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ ہزاروں شاگردوں نے ان سے فیض پایا، تربیت حاصل کی، یہ ان کا صدقہ جاریہ ہے کہ منبر و محراب سے گونجنے والی آوازوں کے پس پردہ ان کا اخلاص شامل ہے۔ درس و تدریس کے زمانہ میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے شوق تحریر نے انگڑائی لی، سب سے پہلا مضمون مولانا عبدالماجد دریاآبادی کی تنقید میں لکھا، جنہوں نے "صدق جدید" میں قادیانیوں کی حمایت میں شذرہ لکھا۔ بعد ازاں مختلف جرائد و رسائل میں مولاناؒ موصوف کے مضامین شائع ہونا شروع ہوئے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی چھپی صلاحیتوں اور خوبیوں کو شیخ مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے بصیرت روحانی سے جانچا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل میں مولانا لدھیانویؒ نے ۲۰ دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان کے لئے اور ۱۰ دن کراچی کے لئے مختص کر دیئے۔ ماہنامہ "بینات" کراچی کے لئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی قلمی معاونت بہت مؤثر ثابت ہوئی۔ کراچی آ کر مولانا مرحوم کی علمی اور قلمی صلاحیتوں میں نکھار آیا، دینی حلقوں میں ان کی تحریروں کو شوق سے پڑھا جانے لگا۔ ۱۹۷۸ء میں روزنامہ "جنگ" نے اسلامی صفحہ "اقرا" جاری کیا، جس میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے مستقل عنوان نے مولانا مرحوم کو شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ یہ سلسلہ ان کے سانحہ ارتحال تک جاری رہا۔ دینی، شرعی، فقہی مسائل کے مستند جوابات کے ضمن میں حضرت مولانا لدھیانویؒ کی نو جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں جبکہ دسویں جلد تیاری کے مراحل میں ہے۔ ان تمام جلدوں کو دینی حلقوں اور عام لوگوں میں خاص پذیرائی اور دینی کتب میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہوئی۔

ختم نبوۃ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ایک اچھے اور کامیاب مدرس ہونے کے باعث متاثر کن واعظ اور خطیب تھے۔ زبان وبیان کی سادگی سامعین کو بات سمجھانے میں خاص مددگار ثابت ہوتی تھی۔ اس خوبی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کو قلم پر مکمل دسترس کی خوبی بھی ودیعت فرمائی تھی۔ رد قادیانیت کے ضمن میں مولانا لدھیانویؒ کی قلمی خدمات کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ قادیانی فتنہ کے عقائد و عزائم اور مذہبی احتساب میں مولانا مرحوم کی قلمی جراحت کو نمایاں حیثیت حاصل رہے گی۔ مرزائیت کے قلمی احتساب کے ضمن میں مولانا لدھیانویؒ بلاشبہ وقت کے مولانا انور شاہ کشمیریؒ تھے۔ قادیانی فتنہ سے متعلق حضرت مولانا لدھیانویؒ کی فکر مندی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے پہلا مضمون ہی قادیانیت کی تردید کے ضمن میں لکھا تھا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے محاسبہ قادیانیت کے سلسلہ میں جو چھوٹے چھوٹے رسائل اور پمفلٹ تحریر فرمائے تھے انھیں عوام الناس میں بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ تمام پمفلٹ اپنے وقت میں اور آج بھی دلائل و براہین کے اچھوتے انداز کے باعث نہ صرف عام فہم ہیں بلکہ متاثر کن بھی ہیں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے بیسیوں قسم کے ایسے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ تحریر کئے تھے۔ اس کے علاوہ مولاناؒ نے جو کتابیں تحریر فرمائی تصنیف و تالیف کے محاذ پر انہیں بھی گراں قدر حیثیت حاصل ہے۔ بالخصوص "تحفہ قادیانیت" جو تین جلدوں پر مشتمل ہے، بہت زیادہ پسند کی گئی۔

قادیانی فتنہ کے احتساب میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی علمی، قلمی خدمات کے علاوہ عملی خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ مولانا مرحوم مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر تھے، اپنی تمام تر سوچ اور صلاحیتوں کو قادیانیت کے خلاف استعمال کرنے میں فکر مند رہتے تھے۔ مجلس کے تصنیف و تالیف کے شعبہ کی ترقی مولانا مرحوم کی مساعی، کاوشوں اور ان کے بے پناہ اخلاص کی مرہون منت ہے۔ اسی ماہ کی ۶ / تاریخ کو ملتان میں مجلس شوریٰ کے اجلاس میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ بھی شریک تھے، تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے مجوزہ طریق کار میں تبدیلی، ختم نبوت کی آئینی ترامیم اور اسلامی دفعات کے تحفظ میں مولاناؒ کا اضطراب ان کے چہرے سے عیاں تھا۔ انہوں نے جماعتی سطح پر ہر طرح کی معاونت اور جماعتی سرپرستی کا مشورہ دیا تھا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ دین کے مبلغ، داعی اور اسکالر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے، جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی زبان پر آتا، ان پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی چہرہ اشکبار ہو جاتا، ان کا وجود عجز و نیاز اور محبت و عقیدت کے پیکر میں ڈھل جاتا، جن حضرات نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا آخری دیدار کیا وہ گواہی دیں گے کہ چہرے پر طمانیت اور عجب تبسم شفاعتِ خداوندی کا ثبوت دے رہا تھا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہادت سے ایک ہفتہ قبل جہاد کی برکات کا نظارہ کرنے کے لئے افغانستان تشریف لے گئے تھے، وہاں ملا عمر کے مہمان رہے اور ملاقات بھی فرمائی۔ مولانا مرحوم کے معتمد خاص مولانا مفتی محمد جمیل خان کا کہنا ہے کہ ایک محاذ پر مجاہدین سے ملاقات کے دوران مولانا لدھیانویؒ نے کلاشنکوف چلانے کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"ہم لوگ اب تک تو قلم کا جہاد کرتے رہے ہیں، آج اصل جہاد میں بھی شریک ہو گئے ہیں۔"

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ وطن واپس لوٹے تو ایک انٹرویو کے دوران شہادت کی دعا مانگی، جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور تیسرے روز مولانا شہادت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہو گئے:

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے سانحہ شہادت پر کراچی میں ہونے والا ردعمل حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ اگرچہ سندھ حکومت نے عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اصل ملزمان گرفتار ہو سکیں گے؟ کراچی میں ہونے والے ہنگامے توڑ پھوڑ اگرچہ کراچی کے ماحول اور اہل کراچی کے مزاج کا حصہ ہے۔ ایک بین الاقوامی سطح کی دینی شخصیت کے بہیمانہ قتل پر عملاً احتجاج فطری امر تھا۔ تاہم مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے توڑ پھوڑ کی مذمت کی ہے۔ ایسے واقعات سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے عوام اور بالخصوص دینی حلقوں کو صبر اور پرامن رہنے کی تلقین کی ہے۔ حکومت صرف امن وامان سے ہی دلچسپی نہ رکھے بلکہ اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے واقعہ میں ملوث ہی اصل ملزمان کو بے نقاب کرے اور انہیں قرار واقعی سزا دے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا قتل بھی اگر اندھیرے کی نظر کر دیا گیا تو دینی حلقوں کی بے چینی اور اضطراب مرکزی و صوبائی دونوں کے لئے مسئلہ بن سکتا ہے۔

ختم نبوۃ

تحفظ ناموس رسالت کے مسئلہ پر ہڑتال

۱۹/ مئی بروز جمعۃ المبارک کو تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی، ختم نبوت کی آئینی ترمیم، جمعۃ المبارک کی تعطیل اور اسلامی دفعات کو تحفظ دینے کے ضمن میں پورے ملک میں ہڑتال کی گئی۔ ملکی اخبارات، بین الاقوامی نشریاتی اداروں اور خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق ۱۹/ مئی کی ہڑتال کامیاب رہی۔ اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

۸/ مئی کو لاہور میں تمام مکاتب فکر کی ۱۹ دینی جماعتوں کا خصوصی اجلاس ہوا تھا، جس کی صدارت جمعیت العلما پاکستان کے قائد مولانا شاہ احمد نورانی نے کی تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندے بھی اس اجلاس میں موجود تھے۔ جنرل پرویز مشرف نے ۲۱/ اپریل کو تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے طریق کار میں تبدیلی کا اعلان کیا تھا، جس کے باعث پورے ملک میں تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اجلاس میں قانون رسالت کے علاوہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ چنانچہ اس خصوصی اجلاس میں حکومت کو تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی سے روکنے اور طے شدہ مسائل کو چھیڑنے کی حکومت پالیسی کے خلاف ۱۹/ مئی کو پورے ملک میں ہڑتال کی اپیل کی گئی تھی۔ ادھر ملک بھر کے تاجروں نے اپنے مطالبات تسلیم کروانے کے لئے ۱۹ تا ۲۱ تین دن کی ہڑتال کا اعلان کیا تھا۔ حالات وواقعات اور اخبارات کی خبروں کے مطابق ۱۹/ مئی کے روز کی ہڑتال بہت کامیاب رہی۔ کراچی جیسا بین الاقوامی شہر بھی اس دن مکمل بند رہا۔ ۲۰ تاریخ کو ہڑتال نے جزوی صورت حال اختیار کرلی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ۱۹/ مئی کی ہڑتال کی کال جو دینی جماعتوں نے دی تھی اور اس دن بالخصوص تحفظ ناموس رسالت کے ضمن میں مسلمانوں نے غیرت دینی کا مظاہرہ کرنا تھا۔ سوانہوں نے کامیاب ہڑتال کے ذریعہ حکومت پر واضح کردیا کہ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مسئلہ پر تمام مسلمانوں کے جذبات یکساں ہیں۔

چیف ایگزیکٹیو جنرل پرویز مشرف بیرون ملک کے دورے سے واپس آئے تو انہوں نے اسلام آباد ایئرپورٹ پر اخباری نمائندوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے توہین رسالت قانون سے متعلق واضح اعلان کیا کہ وہ قانون کے طریق کار میں تبدیلی کو واپس لیتے ہیں اور یہ کہ ایف آئی آر کے اندراج سے متعلق سابقہ طریق حال رہے گا۔ کسی ڈپٹی کمشنر کی تفتیش یا منظوری لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ جنرل پرویز مشرف کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا گیا۔ تاہم ملی یکجہتی کونسل کے رہنماؤں کی جانب سے ۱۹/ مئی کی ہڑتال کے فیصلہ کو برقرار رکھنے کا اعلان کیا گیا۔ مولانا فضل الرحمٰن قائد جمعیت علماء اسلام نے اعلان کیا کہ حکومت تحفظ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قانون، ختم نبوت کی آئینی ترمیم اور اسلامی دفعات کو پی سی او کا حصہ بنائے تاکہ تمام شکوک وشبہات ختم ہوسکیں۔ اسی ضمن میں دوسرے دینی، سیاسی رہنماؤں نے بھی یہی مطالبہ دوہرایا۔ یہ مطالبہ جائز ہے اب چونکہ حکومت نے اصولی طور پر ایک مطالبہ تسلیم کرلیا ہے جس کا مان لینا خوش آئند ہے۔ اس لئے حکمت تدبر اور فراست کا تقاضا یہ ہے کہ حکومت طے شدہ مسائل کو چھیڑنے کی جائے عبوری آئین میں تحفظ دے دے۔ اس سے یقیناً حکومت کا وقار بلند ہوگا۔

غیر ملکی دورے سے واپسی پر جنرل پرویز مشرف نے علماء کرام کے متعلق مثبت جذبات کا اظہار کیا ہے اور اس امر کا اعلان بھی کیا ہے کہ وہ علماء کرام اور مشائخ عظام کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ یہ تبدیلی بھی خوش کن ہے، علماء ومشائخ کے بارے میں حکومت کی سرد مہری سے شکوک وشبہات پیدا ہورہے تھے۔ خدا کرے جنرل صاحب علماء ومشائخ سے رابطہ کریں۔ مذاکرات کریں، کیونکہ علماء ومشائخ حکومت سے تصادم یا محاذ آرائی نہیں چاہتے، ان کا ایک ہی واضح مطالبہ ہے کہ طے شدہ معاملات کو چھیڑنے یا ان میں تغیر وتبدل سے پرہیز کیا جائے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ حکومتی خوشگوار تبدیلی سے ملک میں اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔

نوٹ: جن حضرات کے مضامین اور تعزیتی بیانات اس شمارہ میں شائع ہونے سے رہ گئے ہیں آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)

ختم نبوۃ

کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

مولانا محمد یوسف لدھیانوی دفتر جاتے ہوئے گھر کے قریب نصیر آباد پر پھل فروش کے پاس جیسے ہی رکے دہشت گرد نے موٹر سائیکل سے اتر کر پستول سے اندھا دھند فائرنگ کردی، مولانا کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے خالق حقیقی سے جاملے

انا للہ وانا الیہ راجعون

شہر میں احتجاج، کاروبار بند، ٹریفک معطل

فائرنگ سے قریبی رفیق و ڈرائیور عبدالرحمٰن بھی شہید، صاحبزادے حافظ محمد یحییٰ لدھیانوی اور پھل فروش زخمی، شہادت کی خبر سنتے ہی ہزاروں افراد جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا پہنچ گئے، ہر آنکھ آبدیدہ اور ہر شخص غم سے نڈھال تھا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے جمعرات کی صبح کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر اور معروف عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ہوگئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) وہ دفتر جاتے ہوئے گھر کے قریب نصیر آباد پر پھل فروش کے پاس جیسے ہی رکے ایک دہشت گرد نے موٹر سائیکل سے اتر کر پستول سے اندھا دھند فائرنگ کردی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جاملے، فائرنگ سے ان کے قریبی رفیق و ڈرائیور عبدالرحمٰن بھی شہیدؒ ہوگئے جبکہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے صاحبزادے حافظ محمد یحییٰ لدھیانوی اور پھل فروش محمد نعیم زخمی ہوگئے، شہادت کی خبر سنتے ہی ہزاروں افراد جامع مسجد فلاح پہنچ گئے، اس موقع پر ہر آنکھ نم اور ہر شخص غم سے نڈھال تھا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو ۲ گولیاں لگیں ایک گردن اور دوسری کندھے سے ہوتی ہوئی باہر نکل گئی جبکہ عبدالرحمٰن ڈرائیور کے سینے میں ایک گولی لگی اور ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دونوں زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسے۔ تفصیلات کے مطابق کراچی کے ضلع وسطی کے علاقے فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۴ نصیر آباد میں جامع مسجد فلاح سے متصل مکان رہائش پذیر ۷۰ سالہ معروف عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اپنے بیٹے محمد یحییٰ لدھیانوی اور ڈرائیور عبدالرحمٰن کے ہمراہ اپنی کار نمبر U2091 میں ختم نبوت کے آفس واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ جارہے تھے، گھر سے نکلنے کے بعد کچھ فاصلے پر نصیر آباد یو بی ایل برانچ کے قریب وہ ٹھیلے والے سے فروٹ خریدنے رکے، اسی دوران ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر ایک موٹر سائیکل پر سوار ۲ افراد آئے ایک جینٹ شرٹ میں ملبوس شخص نیچے اترا، اس نے ٹی ٹی پستول سے مولانا پر فائرنگ شروع کردی، جس پر پھل فروش نے لوہے کا باٹ اور خربوزہ فائرنگ کرنے والے کو مارا جس کے نتیجے میں ملزم نے اس پر بھی گولیاں چلائیں، جس سے وہ زخمی ہوگیا جبکہ مولانا کو بچانے کے لئے ان کے رفیق عبدالرحمٰن اور بیٹا حافظ محمد یحییٰ لدھیانوی آگے بڑھے تو ملزم نے ان پر بھی گولیاں چلائیں جس سے وہ بھی زخمی ہوگئے اس کے بعد ملزم موٹر سائیکل پر فرار ہوگیا، عینی شاہدین کے مطابق ۲ موٹر سائیکلوں پر ۳ ملزم تھے اور فائرنگ ایک ملزم کررہا تھا، طریقہ واردات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلح افراد نے مولانا کے گھر سے نکلتے ہی ان کا تعاقب شروع کردیا تھا اور جیسے ہی انہیں موقع ملا انہوں نے مولانا پر فائرنگ کردی، تمام زخمیوں کو فوری طور پر لوگ عباسی شہید ہسپتال لے کر آئے لیکن مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ زخموں کی تاب نہ لاکر گاڑی میں ہی دم توڑ گئے، جس وقت انہوں نے دم توڑا وہ کلمہ پڑھ رہے تھے اور کلمہ ختم ہوتے ہی ان کی سانس رک گئی۔ بعد ازاں ان کے رفیق ۵۰ سالہ عبدالرحمٰن بھی ہسپتال جاتے ہوئے گاڑی میں دم توڑ گئے، اس واقعے کی اطلاع ملتے ہی علماء کرام بنوری ٹاؤن اور دینی مدارس کے طلباء کی بڑی تعداد عباسی شہید ہسپتال پہنچ گئی۔ مولانا کے جسد خاکی کو دیکھ کر ہر شخص آبدیدہ اور شدت غم سے نڈھال تھا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عظیم فقیہ، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث، ممتاز روحانی شخصیت، اقرأ روضۃ الاطفال کے صدر اور پاکستان کے ہزاروں مدارس کے سرپرست تھے۔ وہ متعدد رسائل ماہنامہ بینات، ہفت روزہ ختم نبوت، اور ماہنامہ لولاک کے مدیر بھی تھے۔

ختم نبوۃ

پاکستان کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، جرمنی اور جنوبی افریقہ سمیت دنیا بھر میں مولانا کے مریدین کا وسیع حلقہ موجود ہے۔ مرحوم کو دنیا بھر میں مسلمانوں کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار سمجھا جاتا تھا۔ وہ اسلام کے عظیم داعی تھے۔ ان کی شہادت سے عالم اسلام ایک عظیم اسکالر، بلند پایہ علمی اور روحانی شخصیت، مفسر قرآن و محدث اور عالم اسلام کا درد رکھنے والے سے محروم ہوگیا۔ مولاناؒ کے زخمی بیٹے حافظ محمد یحییٰ لدھیانوی نے نمائندہ جنگ کو بتایا:

"میرے والد صاحب سیکورٹی گارڈز رکھتے تھے لیکن جب سے حکومت نے اسلحے کی نمائش پر پابندی عائد کی تو پھر اس وقت سے میرے والد کے پاس سیکورٹی گارڈ نہیں تھا۔ والد صاحب اکثر کہتے تھے: "جب موت آئی تو کوئی سیکورٹی کام نہیں آئے گی۔" عینی شاہد سلیم شاہ نے کہا: "میں نصیر آباد میں رہتا ہوں، اچانک گولیاں چلنے کی آواز آئی تو میں نے دیکھا ایک شخص پستول سے فائرنگ کر رہا ہے، جس نے نیلے رنگ کی جینز، ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی ۲ موٹر سائیکلوں پر ۳ ملزم تھے، تاہم فائرنگ کرنے والا ایک شخص تھا۔" عینی شاہد وحید علی نے بتایا: "وہ بینک میں بجلی کا بل جمع کرانے گیا تھا، اچانک گولیاں چلنے کی آوازیں آئیں اور اس کے بعد موٹر سائیکلوں پر ملزم فرار ہوگئے جبکہ بینک میں موجود پولیس اہلکاروں نے کچھ نہیں کیا، بلکہ بینک میں داخل ہو کر دروازہ بند کرلیا، اگر بینک پر موجود پولیس اہلکار ملزمان کا تعاقب کرتے تو ممکن ہے وہ پکڑے جاتے۔" عباسی شہید ہسپتال کے ایم ایل او ڈاکٹر فراست خان اور ڈاکٹر لیاقت علی نے بتایا: "مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کو ۲ گولیاں لگیں ایک

باقی صفحہ 10 پر

احتجاجی جلسہ کی جھلکیاں

☆...... جلسہ کے دوران مختلف ممالک اور شہروں سے علماً کرام اور مولانا کے معتقدین تشریف لاتے رہے۔

☆...... اس دوران رقت آمیز مناظر سامنے آئے۔

☆...... فیصل آباد سے رانا فضل محمد کی قیادت میں وفد آیا، رانا صاحب فیصل آباد میں مولانا کے میزبان تھے، یہ تمام حضرات مفتی محمد جمیل خان اور مولاناؒ کے صاحبزادوں سے گلے مل کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔

☆...... مولانا کی مسجد کے اطراف کی گلیاں پولیس نے جلسہ کے سلسلہ میں بند کر دی تھیں۔

☆...... شرکا کے لئے مسجد کے علاوہ مسجد سے متصل مدرسہ دارالعلوم زکریا، مسجد کے سامنے کی گلیوں میں شامیانوں کے ذریعہ شرکا کے لئے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

☆...... مسجد فلاح علماً اور عوام الناس سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، اور مسجد میں تل دھرنے کی بھی گنجائش نہیں تھی مسجد میں جگہ کی تنگی کے باعث لوگ کھڑے ہو کر تقریریں سن رہے تھے۔

☆...... مولاناؒ کے زخمی صاحبزادے حافظ محمد یحییٰ احتجاجی جلسہ کے دوران کرسی پر براجمان رہے۔ انہیں جلسہ میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر ہسپتال سے جلسہ گاہ میں لایا گیا تھا۔

☆...... مفتی نظام الدین شامزئی سربراہ مجلس تعاون اسلام کی آمد پر مجاہدین نے مجاہدانہ نعرے لگا کر ان کا استقبال کیا۔

☆...... سپاہ صحابہ کے صدر مولانا اعظم طارق کی آمد پر لوگوں نے پرجوش نعروں کے ذریعہ ان کا استقبال کیا، پورا مجمع ان کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

☆...... صحافیوں کے لئے مسجد کے منبر کے پیچھے خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔

☆...... جلسہ کے انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جیش محمد، سپاہ صحابہ، جمعیت علماً اسلام، خانقاہ یوسفیہ چشتیہ کے کارکنان نے سنبھالے ہوئے تھے۔

☆...... تقریب میں قرأت کے فرائض قاری عتیق الرحمن اور قاری ابراہیم نے انجام دیئے جبکہ بابا محمد صفدر نے علماً دیوبند کی شان میں نظم پڑھی۔

☆...... جلسہ میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی محمد جمیل خان نے ادا کئے۔

☆...... "لدھیانویؒ کے مشن کو آگے بڑھایا جائے گا" کے نعرے وقفہ وقفہ سے جلسہ گاہ میں لگتے رہے۔

☆...... اکثر مقررین اپنی تقریروں کے دوران اشکبار رہے۔

☆...... مولاناؒ کے صاحبزادے مقررین کی تقریروں کے دوران والد کی یاد میں روتے رہے۔

☆...... اکثر مقررین نے تقریر سے پہلے اس آیت کو تلاوت کیا جس میں شہید کے زندہ ہونے کا تذکرہ ہے۔

☆...... دعا مفتی نظام الدین شامزئی شیخ الحدیث بنوری ٹاؤن نے کروائی۔

☆...... مولانا مسعود اظہر نے ٹیلی فون پر مجمع سے خطاب کیا۔

☆...... احتجاجی جلسہ مکمل طور پر امن رہا۔

☆...... جلسہ ۱بجکر ۵۰ منٹ پر شروع ہو کر ۶ بجکر ۱۱ منٹ پر ختم ہوا۔

☆...... وقت کی تنگی کے باعث بیشتر مقررین کو خطاب کا موقع نہ مل سکا۔

☆...... حافظ محمد یحییٰ کی مفتی نظام الدین شامزئی، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی منیر احمد اخون، مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے دستار بندی کی اور انہیں پورے مجمع کی موجودگی میں حضرت کا جانشین مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا۔

☆☆............☆☆

ختم نبوۃ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قدرت حق نے فتنہ قادیانیت کے استیصال کیلئے عظیم کام لیا

تحریر: مولانا اللہ وسایا

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ۱۹۷۵ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوئے اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے قدرت حق نے آپ سے وہ کام لیا، جو ایک مستقل ادارے کے کرنے کا تھا، اس کی تقریب یہ ہوئی کہ ۱۹۴۹ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرات نے مل کر ایک غیر سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی جو سیاست سے ہٹ کر صرف اور صرف دینی نقطہ نظر سے قادیانیت سے برسرپیکار ہو۔ چنانچہ اس جماعت کا نام "مجلس تحفظ ختم نبوت" رکھا گیا۔ ۱۹۵۳ء میں قادیانی فتنہ کے خلاف عظیم الشان تحریک چلی، اس تحریک سے فراغت کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کا ۱۹۵۴ء میں باضابطہ انتخاب ہوا اور حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے پہلے امیر قرار پائے، ان کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر رحمہم اللہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر رہے۔ حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ وصال کے بعد شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت قبول کرنے کے لئے مقتدر شخصیات نے گزارش کی۔ ان دنوں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں مدرس تھے اور دس دن "ماہنامہ بینات کراچی" کے لئے دیا کرتے تھے۔ مولانا لدھیانوی شہیدؒ سے حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آپ مستقل کراچی آجائیں، حضرت لدھیانوی شہیدؒ اس کے لئے آمادہ نہ تھے اب مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت قبول کرنے کے لئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے بھی حضرت بنوریؒ سے استدعا کی تو حضرت بنوریؒ نے فرمایا کہ اگر میں مجلس کی امارت قبول کرلوں تو آپ مجلس کے مرکزی دفتر ملتان آجائیں گے؟ حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے عرض کیا "بسر و چشم" ۹/اپریل ۱۹۷۴ء کو حضرت بنوریؒ نے مجلس کی امارت قبول کی ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر سانحہ پیش آیا۔ قادیانیوں کے خلاف بھرپور تحریک چلی جس کے نتیجے میں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ جب مبارکباد کے لئے حضرت لدھیانوی شہیدؒ اپنے مرشد و مربی حضرت بنوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت بنوریؒ نے فرمایا: وعدہ یاد ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ یاد ہے، چنانچہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان تشریف لائے۔ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات رحمہ اللہ کی رہنمائی میں آپ نے قادیانیت کا ڈیڑھ دو سال میں بھرپور مطالعہ کیا، مختلف رسائل ترتیب دیئے۔ ان رسائل میں: (۱) قادیانیوں کو دعوت اسلام، (۲) ربوہ سے تل ابیب تک، (۳) مراقی نبی، (۴) مرزائی اور تعمیر مسجد، (۶) مرزا کا اقرار، (۷) قادیانیت علامہ اقبالؒ کی نظر میں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ملتان دفتر میں قیام کے دوران شیخ الاسلام حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی آخری تصنیف "خاتم النبیین" کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا جو ایک یادگار اور تاریخی کام ہے اور جس کی افادیت اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔ اسی زمانہ میں قادیانیوں سے ستر سوالات، "اشد العذاب علی مسیلمۃ البنجاب" مجموعہ رسائل مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری، رئیس قادیان، مصنف مولانا محمد رفیق دلاوری، اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ مصنف مولانا نور محمد اور التصریح بما تواتر فی نزول المسیح مصنف مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت سے آپ نے شائع کرائیں۔ غرض آپ کو جب سے حضرت بنوری رحمہ اللہ نے شعبہ نشر و اشاعت کا سربراہ مقرر کیا، آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اسے چار چاند لگا دیئے اس دوران میں تحفظ ختم نبوت اور دارالعلوم دیوبند کے عنوان پر آپ نے

گراں قدر تحقیقی مقالہ تحریر کیا، جس کی ضخامت ڈیڑھ صد صفحات پر مشتمل ہے، حضرت بنوری رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد منتخب ہوئے اور نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ اس دورانیہ میں بھی حضرت لدھیانوی شہیدؒ مجلس کے شعبہ نشر و اشاعت کے سربراہ رہے۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے وصال کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی نائب امیر منتخب کیا گیا، تب سے لے کر آخری سانس تک آپ اس عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔

متعلقین جانتے ہیں کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ایک مجاہد فی سبیل اللہ بزرگ اور ممتاز دینی رہنما ہیں۔ آپ کی قیادت و سیادت پر اس وقت اہل علم متفق و متحد ہیں۔ آپ بیان نہیں فرماتے، برطانیہ میں ایک موقع پر کسی نے عرض کیا (فقیر اس موقعہ پر موجود تھا) کہ حضرت آپ تقریر نہیں فرماتے۔ آپ نے فی البدیہہ فرمایا کہ میری زبان مولانا محمد یوسف لدھیانوی ہیں جس نے مجھے سننا ہے، وہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تحریر و تقریر میں سنے، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ۱۹۷۴ء کے اواخر سے لے کر تادم واپسیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت و سیادت فرماتے رہے۔ اس دوران میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو ترقی کی وہ آپ کی گراں قدر خدمات کے اظہار کا ایک روشن باب ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جدید مرکزی دفتر ملتان، کراچی دفتر و مسجد باب الرحمت، لندن کا دفتر اور چناب نگر مدرسہ و جامع مسجد کی تعمیر میں آپ کا بڑا کردار ہے اور یہ سب ادارے آپ کی باقیات الصالحات میں سے ہیں۔ آپ نے افریقہ، برطانیہ، انڈونیشیا غرض عرب و عجم، مشرق و مغرب کے کئی ممالک کے تبلیغی دورے کئے اور لاکھوں لوگوں کو قادیانی فتنہ کی سنگینی اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے روشناس کیا، وفاقی شرعی عدالت، سپریم کورٹ اور دیگر کئی عدالتوں میں آپ کے ایمان پرور حقائق افروز تاریخی بیانات ہوئے، جن کے باعث پاکستان کی عدالت عالیہ و عدالت عظمیٰ نے قادیانیت کے کفر پر مشتمل تاریخی فیصلے صادر کئے، جنوبی افریقہ کی عدالتی کارروائی میں آپ برابر شریک رہے۔

آپ نے قادیانی عقائد اور نظریات کے خدوخال واضح کرنے کے لئے "تحفہ قادیانیت" کے نام پر تین ضخیم جلدوں میں کتاب تحریر فرمائی اس کی چوتھی جلد بھی زیر ترتیب ہے۔ آپ کی گراں قدر کتاب تحفہ قادیانیت کے کئی ابواب کا انگلش، عربی، سندھی، پشتو اور دیگر کئی زبانوں میں ترجمہ ہوا اور ان میں سے کئی ابواب اب انٹرنیٹ پر بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

غرض آپؒ کی ذات گرامی سے قدرت حق نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وہ کام لیا جس کی اس وقت پوری دنیا میں نظیر نہیں پیش کی جا سکتی۔ آپ تحریر و تقریر کے دھنی تھے، اور اس وقت قادیانیت کے خلاف کام کرنے والی ٹیم میں آپ کی ذات گرامی کو اتھارٹی کا درجہ حاصل تھا۔ چناب نگر میں ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دار المبلغین میں سینکڑوں علما کرام کو آپؒ نے درس رد قادیانیت کا کورس کرایا، بلاشبہ اس محاذ پر آپ سے قدرت حق نے وہ کام لیا۔ جس پر آپ کی ذات کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

مولاناؒ کی شہادت

گولی گردن اور دوسری کندھے سے ہوتی ہوئی باہر نکل گئی جبکہ عبدالرحمٰن ڈرائیور کے سینے میں ایک گولی لگی جس سے وہ جاں بحق ہو گئے اور ان کے زخمی بیٹے حافظ محمد یحییٰ لدھیانوی کے دائیں کندھے پر ایک گولی لگی ہے۔" انہیں لیاقت نیشنل ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔

کراچی (اسٹاف رپورٹر) مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت کی خبر شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور شہریوں نے احتجاجاً تمام کاروبار بند کر دیا جبکہ سڑکوں پر ٹریفک معطل ہونا شروع ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق جہاں جہاں اور جس جس مارکیٹ تک یہ خبر پہنچی دکانداروں نے اپنے شٹر گرانے شروع کر دیئے، گرومندر، نیو ٹاؤن، جمشید روڈ، تین ہٹی، سولجر بازار، لیاقت آباد، [illegible]، ناظم آباد، گلستان جوہر [illegible] کے بازاروں کی دکانیں فوری طور پر بند کر دی گئیں۔ [illegible] ناظم آباد، گولی مار، [illegible] روڈ اور آنو پارٹس مارکیٹ دوپہر تک کھلی تھیں لیکن بعد ازاں وہ بھی بند کر دی گئیں جس سے شہر میں ہڑتال کا سماں پیدا ہو گیا۔

عائشہ منزل، ایوب منزل، یوسف پلازہ، واٹر پمپ، دستگیر سوسائٹی، عزیز آباد اور گلبرگ چورنگی کی دکانیں اور مارکیٹیں صبح سے ہی بند کر دی گئیں، مولاناؒ کی شہادت کی خبر پر سرکاری و نجی دفاتر کے ملازمین میں شدید بے چینی پھیل گئی، اس لئے ان کی بڑی تعداد [illegible] دفاتر فون کر کے صورت حال معلوم کرتی رہی، سڑکوں پر خصوصاً ضلع وسطی میں ٹریفک معطل ہو گیا۔

(رپورٹ روزنامہ "جنگ کراچی" جمعہ ۱۹ مئی ۲۰۰۰ء)

ختم نبوة

حضرت! آپ تو شہید ہو گئے، مگر ہم............

تحریر: مولانا مسعود اظہر

میں بستر کی موت نہیں مروں گا...... شہید مروں گا، شہادت پاؤں گا، یہ الفاظ چند دن پہلے سنے تھے...... مگر کس کی زبان سے، اس خوش نصیب ہستی کی زبان سے، جنہیں حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ جیسے استاد، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ جیسے سرپرست، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ جیسے شیخ...... حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحبؒ جیسے مربی نصیب ہوئے...... ہاں اس مرد جلیل کی زبان سے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے دفاع کے لئے منتخب فرمایا تھا، ہاں اس نابغہ روزگار شخصیت سے جس نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مست ہو کر قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی، جس نے عشق صحابہؓ میں مست ہو کر سبائیت کے دماغ پر وار کر کے اس کا بھیجا باہر نکال دیا، جس نے سنت کی روشنی میں، صراط مستقیم کو تلاش کیا اور پھر اپنے دل اور جگر کے خون کو قلم کی سیاہی بنا کر لاکھوں بھٹکے ہوئے انسانوں کو صراط مستقیم کا راستہ بتایا، ہاں یہ الفاظ اس عظیم شخصیت کے تھے جس کی زبان سے معرفت اور جس کے قلم سے علم کے دریا بہتے تھے، جی ہاں وقت کا ولی اور زمانے کا نباض مصنف یہ اعلان فرما رہا تھا کہ میں شہادت کی موت کی لذت والی میٹھی میٹھی پیاری پیاری موت کا مزہ چکھ کر زندہ جاوید ہو جاؤں گا اور وہ شخص جسے قادیانی مارنا چاہتے ہیں، جسے گمراہی کے سوداگر قتل کرنا چاہتے ہیں، وہ ایسی موت پائے گا جس پر لاکھوں زندگیاں فدا، دشمن اسے مارنا چاہتے ہیں لیکن وہ نہیں مرے گا بلکہ شہادت پا کر زندہ ہو جائے گا اور رب تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہو جائے گا کہ: "اسے مردہ مت کہو، اسے مردہ مت سمجھو۔" تب دشمنان اسلام ماتم کریں گے کہ جسے ہم مارنا چاہتے تھے وہ تو زندہ ہو گیا ہے، تھوڑا سا ماضی کی طرف نظر دوڑایئے، جامعۃ الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے بانی حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی نظر انتخاب ایک فقیر منش شخص پر پڑتی ہے، نگاہوں کا تبادلہ ہوا، قلندر وقت نے مستقبل کے قلندر کو پہچان لیا، مختصر قامت و جسامت والا ایک پرنور فقیر بنوری ٹاؤن آ کر بیٹھ گیا، دیکھنے والوں کو غالباً حضرت بنوریؒ کے انتخاب سے حیرانی ہوئی ہو لیکن حقیقت کچھ اور تھی اور ایک ایسا فرد کراچی کی سرزمین پر وارد ہو چکا تھا جس کے قلم میں لاکھوں موتی اور اس کی زبان میں کروڑوں جواہر پوشیدہ تھے، ایسا شخص جس کے جہاں سعادت کے انبار تھے اور اس کا انجام عظیم شہادت تھی، اس فقیر کے متواضع اور مستقل قلم نے آہستہ آہستہ جنبش شروع کر دی سبحان اللہ! کیا عظیم شخص تھا ہر میدان میں نہایت احتیاط سے پھونک پھونک کر قدم رکھتا تھا لیکن پھر دیکھتے ہی دیکھتے سب سے آگے نکل جاتا تھا، ماہنامہ بینات میں اس کے جواہر کھلنے لگے، حضرت بنوریؒ نے جن بصائر و عبر کی بنیاد ڈالی تھی، اس مرد جلیل نے انہیں پروان چڑھایا، جنگ اخبار خوش قسمت نکلا اس کے صفحات کے ذریعے پاکستان ہی نہیں، دنیا بھر کے مسلمانوں نے اس شخصیت کے کمالات سے استفادہ کیا، متحدہ عرب امارات میں رہنے والے ایک مسلمان نے اس فقیر سے صراط مستقیم کا پتا پوچھا تو صرف پندرہ روز میں اس کے قلم نے ایسی جولانیاں فرمائیں کہ دیکھنے والے دنگ رہ گئے اور اختلافات کے سیاہ بادلوں کے درمیان صراط مستقیم کا سورج مسکراتا ہوا طلوع ہو گیا ربوہ اور لندن کی تعلیم گاہوں میں قادیانی تحریکات کے خوفناک جالے بنے تھے لیکن اس مرد قلندر کے ایک تحفے نے قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی، کراچی کے بازاروں میں گھومنے والے ایک دردمند صوفی نے اس مصلح امت کے دل کے ایک تار کو چھیڑا تب دنیا نے ایک ایسی تحریر دیکھی جس نے بگڑے چہروں کو مدنی نور عطا کر دیا، اچانک آنے والے حوادث نے جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی مسند حدیث کو ویران کرنے کی ٹھانی

ختم نبوۃ

تب اسی مسند پر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک لائق شاگرد علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن تمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہمکلام نظر آیا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ علامہ بدرالدین عینی اور ملا علی قاری دوبارہ زندہ ہوگئے ہیں، کسریٰ کے پجاری اسلامی بھیس پہن کر آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا لبادہ اوڑھ کر جب رفض کے خنجر لئے اصحاب رسول کی طرف بڑھے تب یہی شخص اصحابؓ نبوت کے دروازے پر نہایت چوکسی سے پہرہ دیتے ہوئے نظر آیا اور اس نے عشق صحابہؓ میں ڈوب کر سبائیت کے پنجے میں اپنا آہنی ہاتھ ڈالا اور ایک ہی جھٹکے میں گستاخوں کے ہاتھ گٹوں سے نکال کر رکھ دیئے، تاریکی کے سوداگر روشن خیالی کا جھوٹا نعرہ لگا کر جب اسلامی نظریات کی سرحدوں کی طرف بڑھے تو یہی فقیر عالم دین اسلامی سرحدات پر دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں مستعد نظر آیا اور اس نے الحاد کے پردے ایک ہی وار میں تار تار کردیئے، دشمنان اسلام پریشان تھے حیران تھے وہ جدھر سے وار کرنا چاہتے تھے انہیں وہاں پر اس مرد مجاہد کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور یہ مزاحمت پہاڑوں کی طرح مضبوط اور ستاروں کی طرح بلند تھی، اس شخص کی آڑ میں مبلغین ختم نبوت ...... قادیانیت کے مراکز کو مسمار کررہے تھے اور اس کے سائے میں داعیان اسلام نہایت سکون سے آگے بڑھ رہے تھے علم و معرفت کا یہ دریا پوری آب و تاب سے بہہ رہا تھا کہ اچانک اسی دریا نے سرخ ہونے کا اعلان کردیا، چند مہینے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھئے ...... کراچی کی مسجد فلاح جو آج اشکبار ہے، اس دن کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، حال کا شاہد اور مستقبل کا شہید عجیب شان کے ساتھ اس مسجد کے محراب میں منبر کا تکیہ لگائے بیٹھا تھا، اس نے اپنی نظر میں ایک چھوٹے سے مجاہد کو یوں اٹھادیا تھا...... جس طرح شفیق ماں اپنے لاڈلے بیٹے کو گود میں اٹھاتی ہے اور منبر پر اسی مرد درویش کا ایک عصا اور اہل مرید مجمع سے مخاطب تھا وہ مجاہدین کے حال اور مستقبل کو بیان فرمارہا تھا...... بیان کے دوران اس نے نہایت عزم کے ساتھ اعلان کیا، آج علماً کرام نے مجاہدین اسلام کے قافلے کو متحد کرنے کا عزم کرلیا ہے، سب مجاہدین اپنے اختلافات اور اپنے سابقہ عہدے اور نام چھوڑ کر جیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے تلے جمع ہوجائیں، ابھی یہ الفاظ سامعین کے کانوں سے ٹکرائے ہی تھے کہ محراب میں بیٹھے ہوئے عظیم مجاہد نے اپنے دونوں ہاتھ ساتھ بیٹھے ہوئے ہوئے چھوٹے مجاہد کے ہاتھوں پر رکھ دیئے اور کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کردینے والا اعلان فرمایا میں اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے جہاد کی بیعت کرتا ہوں یہ میری جماں تشکیل کرے گا میں وہاں جاؤں گا، اس اعلان نے منبر پر موجود درد مند خطیب پر اور پورے مجمع پر رقت طاری کردی خطیب صاحب نے تقریر چھوڑ دی اور روتی آنکھوں کے ساتھ ان چاروں ہاتھوں پر اپنے دو مبارک ہاتھوں کا اضافہ کردیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں افراد تکبیر کے بلند نعروں کے درمیان بیعت علی الجہاد کے مبارک عمل کو زندہ کرنے لگے یقیناً بلا مبالغہ آسمانوں پر جشن کا سماں ہوگا مظلوموں کے دلوں کو نہ معلوم کتنی ٹھنڈک پہنچی ہوگی مگر کافروں نے اسلام دشمنوں نے اس گھڑی ایک فیصلہ کرلیا تھا اوپر سے نیچے تک وائرلیس اور سیلائٹ فون بج اٹھے تھے...... نام کے سفید اور کام کے کالے محلات میں ماتم برپا تھا، بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر بکھرے خون کے بعد بیعت علی الجہاد کا یہ منظر اپنوں اور غیروں کو بہت کچھ بتارہا تھا بہت ساری باتیں سمجھا رہا تھا، اس روح پرور گھڑی کے تھوڑی دیر بعد یہ عظیم مجاہد ایک جنازہ پڑھانے کے لئے کراچی کی مسجد دارالسلام تشریف لے گیا اس مسجد میں اس پر عجیب والہانہ کیفیت طاری تھی، اس نے اس چھوٹے سے مجاہد کو پھر گلے سے لگایا لوگوں کے سامنے اس کا تعارف کرایا، اپنی بیعت علی الجہاد کو دہرایا اور دس ہزار روپے کا عطیہ، مجاہدین کے لئے نچھاور فرمایا اور جنازے کے بعد ایک ایسی بات ارشاد فرمائی جس نے سمجھنے والوں کے دل ہلادیئے، وہی بات جس کے تذکرے سے یہ مضمون شروع ہوا ہے، انہوں نے اللہ کے گھر سے پر ایمانی فراست کی روشنی میں ارشاد فرمایا: "میں بستر کی موت نہیں مروں گا، میں شہید مروں گا"...... یہ اعلان کوئی رسمی جملہ یا جذباتی نعرہ نہیں تھا، مرد حق نے جو کہا تھا اس کی تیاری فوراً شروع فرمادی کراچی میں جیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرکزی دفتر کے افتتاح میں تشریف لے گئے اور اس کی خاطر تکلیف دہ سفر برداشت فرمایا، ملتان جانا ہوا تو بغیر دعوت کے جیش محمدؐ کے دفتر دعا کے لئے آپہنچے، لاہور تشریف لے گئے تو لوگوں نے کہا جیش محمد صلی

اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین میں تفرقہ ڈال دیا ہے؟ مرد حق نے فرمایا: جو کچھ بھی ہو ہم جیش محمدؐ کے ساتھ ہیں اور پھر اپنے پیسوں سے جیش محمدؐ کا رسالہ خریدا، کراچی واپس تشریف لائے تو افغانستان کے سفر کے لئے کمر باندھ لی اور دیکھنے والے حیران رہ گئے اس سفر سے پہلے، خود دعوت دے کر علماکرام کو اپنی مسجد میں بلوایا اور جہاد کی دعوت ان تک پہنچائی پھر وہ دن بھی آپہنچا...... جب یہ مرد حق اپنے رفقاکرام کے ساتھ کراچی سے کوئٹہ اور کوئٹہ سے افغانستان کی پاکیزہ سرزمین میں داخل ہوا، قندھار کے گورنر نے استقبال کیا، دست بوسی کا شرف حاصل کیا، حضرت امیرالمومنین خود ملاقات کے لئے تشریف لائے اور آدھے گھنٹے تک مسلمانوں کے دو عظیم قائد آمنے سامنے بیٹھے رہے، وفد کے اراکین نے خوب باتیں کیں مگر مرد حق خاموش رہا اور دعاؤں سے نوازتا رہا، کئی وزراکرام نے زیارت کا شرف حاصل کیا، قوانین کا جائزہ لیا وقت تیزی سے دوڑ رہا تھا افغانستان میں خوشی کی ایک لہر تھی مگر سب حیران تھے کہ مرد حق بالکل خاموش ہے، زبان پر ذکر جاری رہتا ہے اور آنکھیں اسلام کی عظمت کے مناظر دیکھ کر آبدیدہ ہوتی ہیں، پھر ملنے والے کو دعاؤں کا انمول تحفہ ملتا ہے مگر امام غزالی اور امام رازی رحمہم اللہ لکھتے ہیں کہ نکتے بیان کرنے والے اور شاہ ولی اللہؒ کی حجۃ البالغۃ کا شارح اور کچھ نہیں فرماتا...... اسلامی حکومت نے قندھار سے کابل کے لئے طیارے کا بندوبست کردیا فضائیہ کا سربراہ دھوپ میں کھڑا الوداع کہہ رہا تھا...... مرد حق کی آنکھوں میں چمک اور زبان پر ذکر پہلے سے تیز تھا کابل میں اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں مجاہدین کے معسکر میں تشریف لے گئے تو فائرنگ سے پہاڑیاں گونج اٹھیں...... جی ہاں مجاہدین استقبال کر رہے تھے، اس شخص کا جس کے استقبال کی، آسمانوں پر تیاریاں تھیں، محاذ جنگ قریب تھا...... مرد حق کی گاڑیوں کا قافلہ اگلے مورچوں پر جا پہنچا، مجاہدین کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا، دشمن سامنے تھا موت ہر طرف رقص کر رہی تھی مگر مرد حق پر سکون تھا، کلاشنکوف کو لوڈ کیا گیا اور پھر تسبیح پر چلنے والی اور قلم کو...... طوفانی رفتار سے چلانے والی انگلیاں حرکت کرنے لگیں...... تڑتڑ کی سحر انگیز آواز نے کفر اور نفاق کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا...... جی ہاں بوڑھا مرد حق کسی جوان مجاہد کی طرح دشمن پر فائرنگ کر رہا تھا، رات کو مجاہدین نے عشائیہ دیا نامور کمانڈر دوزانوں بیٹھے تھے، مگر اللہ کی ملاقات کا دیوانہ اپنی تسبیح میں اور مجاہدین کے لئے دعاؤں میں مگن رہا ایئرپورٹ واپسی پر گاڑی میں دو باتیں فرمائیں پہلی یہ کہ: یہاں کوئی داڑھی منڈا نظر نہیں آیا بے حد خوشی ہوئی صرف ایک فرد نظر آیا وہ بھی غیر ملکی تھا، دوسری یہ کہ: اللہ کرے احمد شاہ مسعود کا کانٹا جلد نکل جائے تاکہ امارت اسلامیہ مضبوط ہو، پہلی بات میں خوشی چھلک رہی تھی جبکہ دوسری بات میں اپنے مجاہدین کے لئے ایک پیغام تھا...... ایک حکم تھا جی ہاں ایسے لوگ اسی انداز میں حکم دیا کرتے ہیں اور سننے والے سمجھ لیتے ہیں...... اللہ کرے مجاہدین کو ان کا یہ حکم پورا کرنے کی سعادت مل جائے مجاہدین نے کابل میں بھی جنگی جہاز کا بندوبست کیا تاکہ مرد حق قندھار جاسکے، جہاز میں سب نے بولنے کی کوشش کی بعض چہروں پر تشویش بھی نمایاں تھی مگر مرد حق کی زبان اور دل ذکر سے جاری تھا، اور چہرے پر سکون ہی سکون تھا البتہ کبھی کبھار کسی مجاہد پر نظر پڑتی تو مسکراہٹ کا تحفہ اس کا مقدر بن جاتا...... قندھار ایئرپورٹ پر جہاز اترا تب کھڑے ہونے سے پہلے ایک کمانڈر کو بلا کر گلے سے لگایا اور دعائیں دیں، رات کو افغان وزیر خارجہ سے ملاقات تھی، سوال وجواب کا سلسلہ جاری تھا مرد حق کی خاموشی بدستور قائم تھی سوال کرنے والوں نے ایک دو سوال عجیب قسم کے کر ڈالے تو مرد حق نے انہیں نصیحت فرمائی غالباً وہ امارت اسلامیہ کے بارے میں کسی طرح کی سیاسی بات سننا گوارا نہیں کرتے تھے انہیں تو احمد شاہ مسعود کا وجود بھی گوارا نہیں تھا اور ایسا لگتا تھا کہ وہ امارت اسلامیہ کی حفاظت کے لئے تشریف لائے ہیں، جو شخص بھی ان کی نظر میں کچھ کرنے کی طاقت رکھتا تھا اسے ترغیب دیتے تھے کہ اس کانٹے کو نکال دو بدقسمت احمد شاہ مسعود کی شقاوت کے لئے اتنا کافی ہے اور اس مرد قلندر کا دورہ اس کی تباہی کا باعث بنے گا...... ایسا ابھی محسوس کر رہے ہیں، مرد حق واپس کراچی تشریف لے آیا شہادت کا جنون، افغانستان کے مورچوں پر پورا ہو سکتا تھا لیکن ختم نبوت کے اس محاذ اور اسلامی نظریات کی سرحدات کے اس پہرے دار کی ڈیوٹی حضرت بنوریؒ کراچی لگا کر گئے تھے تب کیسے ممکن تھا کہ وہ اپنا مورچہ چھوڑ دیتا، افغانستان سے واپسی پر جوش جہاد اور بڑھ چکا تھا، لوگ ان کی زبان سے افغانستان کے

ختم نبوۃ

حالات سننا چاہتے تھے مگر خاموشی نہیں ٹوٹی آگے کی تیاری کے وقت کو باتوں میں ضائع نہیں کیا گیا، مگر یہ ارادہ کرلیا گیا کہ جمعۃ المبارک کے دن حضرت اس بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں گے، یہ اعلان دوستوں نے سنا تو بے تابی سے جمعہ کا انتظار کرنے لگے مگر دشمنوں نے سمجھ لیا کہ جمعہ کا اعلان ان پر بھاری ہو سکتا ہے اور ان کے عزائم کو خاک میں ملا سکتا ہے دوست، احباب، مجاہدین اور مریدین جمعہ کے دن حضرت کی زبان سے جہاد کی باتیں اور قتال کا پیغام سننے کی تیاری کر رہے تھے...... بالآخر انہوں نے اس نور کو بجھانے اور امت مسلمہ کے سینے پر وار کرنے کا عزم کرلیا، جمعرات کا دن طے ہو گیا جس دن کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کے لئے برکت رکھی ہے معلوم نہیں حضرت نے صبح اپنے رب سے ملاقات کے لئے کتنی آہ و زاری کی ہوگی، اپنے مقررہ وقت پر حضرت کی گاڑی گھر سے نکل پڑی ملک کی حفاظت کے دعویدار معلوم نہیں کہاں سو رہے تھے یا سلا دیے گئے تھے قریب ہی موجود پولیس چوکی کا عملہ جو علماء کرام کی نگرانی کرنے میں چوکس رہتا ہے، معلوم نہیں کیوں غافل تھا، چوک پر بیٹھے ہوئے خفیہ ایجنسی کے اہلکار جنہیں علماء کرام کی ایک ایک حرکت نوٹ کرنے کے بارے میں کبھی کوئی سستی نہیں ہوتی، سگریٹ پینے کے لئے پیچھے والے گراؤنڈ میں نکل گئے اور یوں وہ شخصیت تنہا چھوڑ دی گئی جس کی حفاظت حکمرانوں کے ذمہ تھی اور ان جیسی شخصیات کی برکت سے یہ ملک باقی ہے، بدبخت۔ شقی القلب قاتل اپنے ہاتھوں میں اسلحہ لے کر پہنچ چکے تھے، آج وہ پوری امت مسلمہ کو رلانے کا سامان کرکے آئے تھے رائفلیں سیدھی ہوئیں اور مرد حق نے سینے پر گولی کھا کر اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا، پوری دنیا میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ مسلمانوں کے عظیم رہبر، امن عالم کے علمبردار اہل حق کے وکیل حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زخمی کر دیے گئے ہیں، لاکھوں آنکھیں آنسو بہانے لگیں، دل پارہ پارہ ہو گئے مظلوموں کی چیخیں نکل گئیں...... سر سجدوں میں خم ہو گئے، یا اللہ حضرت کو مزید زندگی عطا فرما...... ابھی تو مجاہدین ان کے بے حد محتاج ہیں، ابھی تو ختم نبوت کے دفاع کی مسند کو ان کی ضرورت ہے، ابھی طالبان علوم نبوی نے اپنی پیاس بجھائی ہے، ابھی تو قلم و کاغذ کی بزم تشنہ ہے، یہ دعائیں ان آسمانوں تک پہنچ رہی تھیں، جہاں کا فیصلہ کچھ اور تھا وہاں تو حور و ملائک استقبال کی تیاریاں کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ کی جنت اللہ کے راستے میں تھک کر چور ہونے والے مرد مجاہد کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے بے تاب تھی، حوریں پاک آنکھوں کے بوسے لینے کے لئے بے چین تھیں اور اکابر کی ارواح اپنے فرزند جلیل سے ملنے کی مشتاق تھیں، زخمی ہونے کی اطلاع کے تھوڑی دیر بعد لرزتی آوازیں دل تھام کر ایک دوسرے کو یہ خبر دے رہی تھیں کہ حضرت شہید ہو گئے ہیں، کسی کا دل اس خبر کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھا مگر خبر سچی تھی ...... سودا پکا ہو چکا تھا...... رب تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کی جان جنت کے بدلے خرید لی تھی، ہر دم دیوانوں کی طرح اللہ اللہ کہنے والا، اب اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا مہمان تھا اس کی روح نئی زندگی پا چکی تھی، جبکہ اس کا خون سے مہکتا دمکتا جسم، اسلام کی زندگی اور اس کی عظمت کی گواہی دے رہا تھا وہ سازش جو بڑے کافروں نے منافقوں کے ساتھ مل کر سوچی بظاہر کامیاب ہو چکی تھی، صبر کے خوگر مجاہدین غم کی وجہ سے نڈھال تھے، اور ان کے آنسو رو کے نہیں رکتے تھے، وہ ہاتھ جن پر حضرت نے اپنے مبارک ہاتھ رکھ کر جہاد کا عزم کیا تھا، مٹھیاں بھینچ رہے تھے ختم نبوت کے دفاع کی مسند آہیں بھر رہی تھی، طلباء کرام خود کو یتیم محسوس کر رہے تھے اور معرفت کے چشمے سے پیاس بجھانے والے خون کے آنسو رو رہے تھے، اور ان سب کے درمیان اللہ کا سچا عاشق، ہنستا، مسکراتا خون میں نہاتا اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ چکا تھا۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا اس موقع پر کیا کیا جائے۔ یہ ملک جو ہمارے اکابر نے خون دے کر بنایا تھا آج اس کی زمین ان اکابر کے جانشینوں پر تنگ کی جا رہی ہے۔ اللہ کی قسم اگر اس ملک کی تباہی کا خطرہ نہ ہوتا تو پورے ملک میں آگ لگا دی جاتی۔ یہ حادثہ کوئی چھوٹا سانحہ نہیں ہے اور نہ ہی حضرت کے محبین اور شاگرد اس قدر بے بس ہیں کہ وہ کچھ نہ کر سکیں، لیکن ہمارے اکابر نے ہمیں صبر کا حکم دیا ہے، اس لئے ہم سب کچھ کر سکنے کے باوجود خاموشی سے آنسو بہا رہے ہیں، لیکن قصاص تو ہوگا اور بہت شاندار ہوگا، اور ہونا بھی چاہئے ہم انشاء اللہ اصل قاتلوں تک پہنچیں گے، اور انہیں قانون کے حوالے کریں گے البتہ ان قاتلوں کے

ختم نبوۃ

آقاؤں سے ہم یہی کہتے ہیں کہ تم نے اپنی موت کو آواز دی ہے، تم جس آواز کو دبانا چاہتے تھے، وہ تو اب تمہارے ایوانوں میں گھس چکی ہیں، تم جس قلم کو توڑنا چاہتے تھے وہ تو تمہارے دلوں میں سوراخ کر چکا ہے، تم جس ہستی کو ختم کرنا چاہتے تھے وہ تو پہلے سے زیادہ مضبوط زندگی پاچکی ہے۔ اے اسلام دشمنو! ہم سمندر کی جھاگ نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سپاہی ہیں، تم نے ہمارے سینے پر وار کیا ہے، اب اپنے سینے کی حفاظت کا سوچو، تم نے ہم سے روشنی چھیننے کی کوشش کی ہے، ہم بھی انشاء اللہ تمہیں ذلت کی تاریکیوں میں ڈبو دیں گے، تمہیں اپنی طاقت پر ناز ہے تو ہمیں اپنے رب پر بھروسہ ہے، تمہیں اپنے اثر و رسوخ کا گھمنڈ ہے تو ہم بھی اپنے نالے اس ذات تک پہنچا رہے ہیں جس کے قبضے میں سب کچھ ہے، آج اگر وقتی طور پر تم خوشیاں منا رہے ہو تو سن لو عنقریب تمہیں ماتم کرنا ہوگا اور پھر تم میں سے ہر فرد اس بات کی گواہی دے گا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی زندہ ہیں۔ حضرت اقدس آپ کو شہادت مبارک ہو، آپ نے سعادت کی زندگی اور شہادت کی موت پائی ہے، آپ کو کروڑوں بار یہ عظیم اور میٹھا انجام مبارک ہو، یقیناً آپ قابل رشک ہیں، آپ کی زندگی کا ہر لمحہ قابل رشک ہے، آپ جس قدر عظیم تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ویسا ہی عظیم انجام بھی عطا فرمایا، حضرت آپ نے تو وہ سب کچھ پالیا جس کی آپ تمنا فرمایا کرتے تھے، حضرت آپ تو پہلے ہی بہت اونچے تھے، اب اور بھی اونچے ہو گئے ہیں، حضرت آپ کے فضائل پہلے بھی کیا کم تھے، مگر اب تو آپ نے میدان ہی مار لیا ہے، حضرت آپ کا خون ہم میں سے کسی کو بھی آرام سے نہیں بیٹھنے دے گا، حضرت آپ نے جو نیک کام کئے، آپ کے سینے کے خون نے ان پر مقبولیت کی مہر لگادی ہے، حضرت آپ کا مبارک لہو رائیگاں نہیں جائے گا اور یہ خون کافروں کو ہرگز ہضم نہیں ہوگا، حضرت آپ ہمارے دلوں کی ٹھنڈک اور آنکھوں کا نور تھے، اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو ویران کرے جنہوں نے ہم سے اس نور کو چھینا ہے، حضرت آپ نے جہاد میں ابھی قدم رکھا اور پھر فوراً اس کی بلندیوں تک جا پہنچے، حضرت آپ کا خون امارت اسلامیہ افغانستان کو مضبوط اور عقیدۂ ختم نبوت کو مزید مستحکم کرے گا، حضرت آپ کے قاتل نہیں بچ سکیں گے ان ظالموں کو نہ آسمان پناہ دے گا نہ زمین، حضرت آخر میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کو تو شہادت مبارک ہو مگر ہم آپ کے بغیر خود کو تنہا محسوس کر رہے ہیں، آپ تو اپنے محبوب کے سائے میں چلے گئے، مگر ہمیں آپ کے سائے کی بہت ضرورت تھی، حضرت کفر منظم ہو چکا ہے، اسلام دشمن طاقتیں وطن عزیز میں گھس چکی ہیں، مسلمان عام طور پر جہاد سے غافل ہیں، غیروں کے ساتھ اپنے بھی ہماری جڑیں کاٹنے کی کوششیں کر رہے ہیں، ان حالات میں ہمیں آپ جیسے مضبوط سالار قافلہ کی ضرورت تھی، حضرت ہمارا عزم تھا کہ ہم آپ کی سرپرستی میں کشمیر کو آزاد کرائیں گے، حضرت ہماری تمنا تھی کہ ہم اپنے قیدی بھائیوں کو چھڑا کر آپ جیسے اکابر کے پاس لائیں گے اور آپ سے دعائیں لیں گے، حضرت ہماری خواہش تھی کہ ہم بابری مسجد کو دوبارہ بنا کر آپ کے مغموم دل کو خوش کریں گے، حضرت آپ کی مسکراہٹ ہمارا اسلحہ، آپ کی دعائیں ہماری قوت اور آپ کی سرپرستی ہماری پونجی تھی اور حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب اطال اللہ بقاءہ کے بعد آپ کی حمایت ہمارا حوصلہ تھی، حضرت کڑی دھوپ کے اس دشوار سفر میں آپ جیسے سایہ دار درخت ہماری راحت تھے، حضرت ہم بے حد غمگین ہیں، ہمارا دل پریشان اور آنکھیں اشکبار ہیں، مگر ہم زبان سے وہی کچھ کہہ رہے ہیں جو ہمارے مالک کو راضی کرنے والا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیراً منھا اللھم لاتحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ

یا اللہ اے دو جہان کے مالک، اے کمزوروں اور مظلوموں کے مددگار، اے مجاہدین سے محبت کرنے والے آقا، ہم صدمے سے نڈھال ہیں، ہم کس سے تعزیت کریں، ہم تو خود تعزیت کے حق دار ہیں، اے غیاث المستغیث آپ کی حالت اضطرار میں مشکل کشائی فرماتے ہیں اور اندوہناک حالات میں سہارا دیتے ہیں، اس مشکل گھڑی میں ہماری مدد فرما اور ہم پر رحم فرما، اے رب غفور و شکور، ہمارے حضرت کی عظیم قربانی کو قبول فرما اور ہماری لڑکھڑاتی صفوں کو حوصلہ عطا فرما، حضرت! مبارک ہو کروڑوں بار مبارک ہو۔ آپ نے جام شہادت پی لیا مگر ہم ابھی تک منتظر ہیں۔

ختمِ نبوۃ

یوسف خُلد آشیاں

شہید ناموس رسالت

تحریر: مفتی عتیق الرحمن الرائی

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے سانحہ شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح آناً فاناً ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی۔ تصدیق کے لئے کالوں کا تانتا بندھ گیا۔ تقریباً صبح دس بجے یہ حادثہ پیش آیا اور گیارہ بجے تک ایک جم غفیر حضرتؒ کے جسد خاکی کی زیارت کے لئے، مسجد فلاح سے متصل حضرتؒ کی خانقاہ مدرسہ زکریا الخیر یہ نصیر آباد میں پہنچا تو وہاں اک حشر کا سماں برپا تھا۔ غم و اندوہ اور رنج و الم سے نڈھال ہر شخص اشک بار تھا، فضا بوجھل، سوگوار اور خاموش تھی، روحانیت و انوار کی بارش چھم چھم برستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، سب سے پہلے مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب سے ملاقات ہوئی جو ڈاکٹر شبیر الدین علوی کو سہارا دے کر لا رہے تھے، زبان گنگ تھی مگر جذبات کا ایک سمندر سینے میں ابل رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دل خون کے آنسو رو رہا ہو اور اس کے قطرے شریانوں میں...... ٹپ ٹپ گر کر...... پورے جسم میں سرایت کر رہے ہوں صورت حال یہ تھی کہ:

خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

میں زبان سے تو کچھ نہ کہہ سکا اور نہ ہی مولانا کی زبان نے ان کا ساتھ دیا...... مگر شدت جذبات میں ہونٹ چبا کر اور ایک دوسرے کا ہاتھ دبا کر رہ گئے۔

حال مادر ہجر "یوسف" کم تراز یعقوب نیست
او پسر گم کردہ بود و ما پدر گم کردہ ایم

"یوسف علیہ السلام کے فراق میں ہماری حالت یعقوب علیہ السلام سے کم نہیں ہے، ان کا بیٹا "یوسف" گم ہوا تھا ہمارا باپ "یوسف" کھو گیا ہے۔"

مدرسہ کے صحن میں شہداُ کے خون سے آلودہ کار کھڑی ہوئی تھی اور لوگ قطار میں لگے ہوئے حضرتؒ کی زیارت کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے، میں نے کمرے میں داخل ہوتے ہی دیکھا کہ حضرت اقدس اور آپ کا وفادار ڈرائیور عبدالرحمن طاعت شہادت پہنے ہوئے لمبی نیند سو رہے ہیں۔ عبدالرحمن کے منہ سے خون جاری ہے جبکہ حضرت کی داڑھی کو خون شہادت نے اس سلیقہ اور خوبصورتی سے رنگ دیا تھا جیسے دست قدرت نے شہید کی "حنابندی" کا خصوصی اہتمام کیا ہو کہ ستر سال کے طویل عرصہ سے حوران بہشت جس "دولہا" کی راہ تک رہی تھیں اس کے ساتھ "شب زفاف" گزارنے کا وقت قریب آ چکا تھا۔

وہ آج شب "نوم عروس" کا مزہ لوٹیں گے
سنا ہے قبر میں جنت کی ہوا آتی ہے

حضرت کے چہرہ پر برستا ہوا انور مجھ جیسے کو رباطن کو بھی کھلی آنکھوں نظر آ رہا تھا......!! پروقار اور سنجیدہ چہرہ جس پر قتل کا خوف و ہراس نہیں بلکہ شہادت کی نورانیت و اطمینان تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے روز و شب کی مشقت سے فرصت پا کر ابھی سوئے ہوں...... میں نے آگے بڑھ کر اپنے ہونٹ حضرتؒ کی پیشانی پر رکھ دیئے اور "بوسہ صدیقی" کی سنت ادا کرتے ہوئے اس شقی القلب، یہودی صفت درندہ کی تیرہ بختی پر نوحہ کناں تھا جس نے علم و آگہی کے آفتاب، بحر تحقیق کے شناور، عظیم محدث و مفسر، فقیہ النفس اور باکمال مفتی، صاحب طرز ادیب، سنجیدہ اور مدلل طرز تحریر کے مالک، امت مسلمہ کے اتحاد کے داعی، ملت اسلامیہ کی وحدت و یکجہتی کے نقیب، ناموس رسالت کے پروانے، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبے ہوئے زہد و تقویٰ کے تاجدار، پیر طریقت اور شیخ وقت کو چشم زدن میں خاک و خون میں تڑپا دیا!!

حضرتؒ کے سرہانے صاحبزادہ عزیزم حافظ سعید صاحب اور مولانا مفتی منیر احمد صاحب صبر و استقلال کا مجسمہ بنے ہوئے کھڑے تھے، میں ان سے لپٹ گیا، سینہ ابلتی ہنڈیا کی تعبیر بنا ہوا تھا:

"ان العین تدمع والقلب یحزن ولکنا لا نقول بلساننا مالا یرضی بہ ربنا"

"دل تو غمگین ہوئی جاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو بھی بہہ پڑتے ہیں مگر ہم اپنی زبانوں سے

ختم نبوۃ

ایسی بات نہیں نکلنے دیں گے جس سے ہمارا رب ناراض ہو۔"

صاحبزادہ صاحب کہنے لگے:

"دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کی شہادت قبول فرمالیں۔"

میں نے کہا:

"قبولیت کے آثار تو ظاہر ہیں کہ مانگتے ہی شہادت مل گئی۔"

جب بندہ اپنے اللہ سے ملنے کے لئے بے تاب ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ چاہت کے ساتھ اسے بلا لیتے ہیں۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ"

"جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتے ہیں۔"

اللہ کے پاکیزہ بندے نے ملاقات کی خواہش کی تو اللہ نے بلانے میں دیر نہیں لگائی، دوسرے دن حضرت شہیدؒ کے خادم خاص اور دستِ راست مولانا سعید احمد جلالپوری سے ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے:

"ہمارے حضرتؒ کو ان کی دعا نے ہم سے جدا کر دیا۔"

میں نے کہا:

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قضا و قدر کا فیصلہ ہے۔ حضرتؒ کی عنداللہ مقبولیت اور مستجاب الدعوات ہونے کا زندہ مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندہ کو اس کی منہ مانگی مراد "شہادت کی نعمت عظمیٰ" عطا فرمادی! مگر دیکھنا یہ ہے کہ کس شقی القلب کی بدبختی نے اس کے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کیا ہے......؟

ایک بزرگ تشریف لے جا رہے تھے کسی نے دھکا دے کر انہیں غلاظت کے ڈھیر پر گرا دیا۔ انہوں نے اٹھ کر اس دھکا دینے والے کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا:

"تم ہی تو کہتے ہو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، پھر مجھے کیوں گھورتے ہو......؟

وہ فرمانے لگے:

"یہ تو ہمارا ایمان ہے کہ سب کچھ اللہ ہی کرتے ہیں مگر دیکھ یہ رہا ہوں کہ منہ کس کا کالا ہوا ہے......؟"

شہادت سے ایک دن پہلے ختم نبوت کے دفتر میں ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ یوں ہی دل میں خیال آیا کہ حضرت سے ملاقات کر لوں اور میں بس میں بیٹھ کر حاضر خدمت ہو گیا۔ ملاقات کے وقت حسب عادت وہی بشاشت و سنجیدگی اور ملنے کا مخصوص پیار بھرا انداز...... دونوں ہاتھوں میں سر کو لے کر سینے سے لگا لیا اور کچھ دیر تک یوں ہی لگائے رکھا...... ایسا محسوس ہوا جیسے دنیا میں سب سے زیادہ تعلق مجھ سے ہی ہے، مگر یہ تو عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ادا تھی جس کا ہر سانس اتباع رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ڈوبا ہوا اور ہر قدم اطاعت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیغام دیتا تھا۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جب بھی کوئی ملتا اور آپؐ کی مجلس میں شرکت کی سعادت حاصل کرتا تو وہ یہی سمجھتا کہ بھری محفل میں سب سے زیادہ محبت اور تعلق میرے ہی ساتھ ہے۔ حضرت شہیدؒ کا بھی اتباع سنت میں یہی انداز تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کو اپنے رگ و ریشہ میں اتار چکے تھے۔ میں نے مزاج پرسی کے بعد دورۂ افغانستان کے بارے میں پوچھا تو حضرتؒ نے فرمایا:

"قحط سالی اور مسعود کی شورش کے علاوہ سب ٹھیک اور قابل رشک ہے!"

حضرتؒ اس وقت "مسائل کا حل" املا کرا رہے تھے، میں اجازت لے کر کمرے سے باہر آگیا اور حضرت پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئے، کسے معلوم تھا کہ پیچیدہ مسائل اور الجھے ہوئے سوالات کو متانت و سنجیدگی اور سلاست و روانی سے حل کرنے والے کے زبان و قلم سے آخری بار یہ گوہر افشانی ہو رہی ہے۔ یہ انگلیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بے حس و حرکت ہونے والی ہیں جو قلم کو اپنی گرفت میں لے کر اسلام دشمن عناصر کی صفوں پر دلائل و براہین کی اسی طرح بوچھاڑ کرتی تھیں جس طرح کلاشنکوف اور میزائل فائر کرنے والے مجاہد کی انگلیاں دشمن پر گولہ بارود کی بوچھاڑ کرتی ہیں اور پھر یہ انگلیاں تو ابھی ابھی محاذ جنگ کے اگلے مورچوں پر دشمن کے دوبدو فائرنگ کر کے سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور فریضہ جہاد کی ادائیگی کر کے آرہی تھیں...... جس شہادت کی تلاش میں افغانستان کا طویل اور تھکا دینے والا سفر کیا تھا، سرزمین شہداً کے میدانوں اور صحراؤں کی خاک نوردی کی تھی وہ شہادت کراچی کے گلی کوچوں میں آپ کی منتظر تھی!!

کیا یہ اتفاقی سانحہ ہے......؟ شقی القلب، مسخ شدہ ذہنیت کے حامل چند نوجوانوں کی مہم جوئی اور ذاتی انتقام کا نتیجہ ہے......؟ یا ہڑتال کی کال دینے والوں نے...... (بقول وزیر داخلہ) علماً کو اکسانے کے لئے اتنا بڑا سانحہ برپا کیا ہے؟ نہیں! وزیر داخلہ صاحب! ہرگز نہیں! اتنے دقیقہ رس

ختم نبوة

اور سنگدل تو وہ قاتل بھی نہ تھے، آپ کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی ہے! ایسا نہیں ہے!! بلکہ اس کے پیچھے ایک بڑی گہری بین الاقوامی سازش کارفرما ہے اور امریکہ کے حالیہ دورہ کی روشنی میں اسے طشت ازبام کردینا آنجناب کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ وائٹ ہاؤس کے کوریڈور اور اس کی گیلریوں میں آپ کو "جام جم" کے جو نظارے کرائے گئے اس میں ماضی، حال و استقبال کے تمام منظر آپ کی نگاہوں میں گھوم گئے ہوں گے۔ امریکہ یاترا کے بعد آپ کے "لب و لعل شکر خوا" سے جس قسم کے بیانات صادر ہونا شروع ہوئے تھے، معلوم ہوتا ہے کہ "پاکی ترشی" سے وہ نشہ ابھی کافور نہیں ہوا۔ اس لئے کہ جب تک آپ اقتدار میں ہیں تو آپ کو یہ کہنے کا حق ہے کہ۔

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

حضرتؒ کی شہادت کے موقع پر اگر آپ کے دل میں درد کی کوئی ٹیس نہیں اٹھی تو کم از کم اپنے کروڑوں محکوم عوام اور حضرتؒ کے لاکھوں معتقدین کے رنج و غم کا ہی خیال کر لیتے۔

اس سانحہ کے بارے میں مختلف آرا گشت کر رہی ہیں ایک رائے یہ ظاہر کی جارہی ہے کہ پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کر کے اس کی سالمیت پر ضرب کاری لگانے کے لئے اسے فرقہ واریت اور فتنوں کی دلدل میں دھکیلنے والے افراد اس میں ملوث ہو سکتے ہیں کیونکہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ ہر مرحلہ پر فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی اور ہر قسم کے فتنوں کے سدباب میں قائدانہ کردار ادا کرتے رہے۔ قادیانی فتنہ ہو یا پرویزی فتنہ ہو یا ذکری، گوہر شاہی فتنہ ہو یا قومیت و لسانیت یا کوئی اور گمراہ کن فتنہ ہر ایک کی سرکوبی میں حضرت والاؒ کا قلم مدلل و مبرہن انداز میں شعلہ بار رہا اور ان کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوتا رہا، لہٰذا ان متاثرین کی مشترکہ کارروائی ہو سکتی ہے جیسا کہ بعض اخباری بیانات "اقراری مجرموں" کی نشاندہی کرنے کے لئے کافی ہیں کیونکہ اگر واقعہ پیش آجانے سے پہلے ہی آپ کو یقین تھا کہ یہ حرکت "فلاں طبقہ" کرے گا، اور آپ نے پہلے ہی اس کی نشاندہی کر دی تھی تو لازماً سازش کے تانے بانے میں آپ کا معتدبہ حصہ ہے۔

ایک مخصوص و متعصب فرقہ ہمدردیاں رکھنے والے اہلکار کو جوہر آباد تھانہ کا ایس ایچ او متعین کرنا اور ملک کے حساس ترین علاقہ میں جہاں نجی و سرکاری، ملکی و غیر ملکی ایجنسیوں کا نیٹ ورک اس طرح پھیلا ہوا ہو کہ مکھی و مچھر کا داخلہ بھی ان کے کاغذات میں درج ہوتا ہے، جہاں دو بیٹوں کے مسلح گارڈ موجود ہوں اور تھانہ کی ناک کے نیچے اتنا بڑا سانحہ رونما ہو جائے کیا یہ سب کچھ اتفاقی کہلائے گا؟

ایک خیال یہ بھی گشت کر رہا ہے کہ ملک کے اسلامی تشخص سے بیزار افراد اس کارروائی میں ملوث ہو سکتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ موجودہ انقلاب کو اس نگاہ سے بنظر تحسین دیکھ رہے تھے کہ علماء اسلام کی نصف صدی کی طویل، صبر آزما اور پرمشقت جدوجہد کے نتیجہ میں آئین پاکستان میں جو اسلامی شقیں داخل کی گئیں تھیں، ان سب کو بیک جنبش زباں معطل کر دیا گیا تھا اور اس طرح ملک کے اسلامی تشخص کے بری طرح مجروح اور مسخ ہونے کے خطرات لاحق ہو گئے تھے جو ان عناصر کے لئے باعث اطمینان تھے! مگر ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قانون کے حوالہ سے چیف ایگزیکٹو کا تازہ اقدام اور اس کی بحالی نیز باقی اسلامی شقوں کی بحالی کے لئے مذاکرات پر آمادگی سے یہ لوگ افسردگی اور مایوسی کا شکار ہو کر اس انتہائی اقدام کے مرتکب ہوئے۔

ایک رائے یہ بھی ہے کہ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پسپائی سے سبق سیکھتے ہوئے حفظ ما تقدم کے طور پر ایسی شخصیت کو راستہ سے ہٹایا گیا جو جا طور پر مسائل پیدا کر سکتی تھی اور بین السطور میں "دوسروں" کو بھی پیغام دے دیا گیا۔

ایک رائے یہ بھی ہے اور حالات و شواہد بھی اس کے مؤید ہیں کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ جہاد کو اسلامی فریضہ سمجھتے تھے اور جہادی قوتوں کی سرپرستی روز اول سے کر رہے تھے، مگر آپ کا تازہ ترین قدم جو دشمنان اسلام کے لئے ایک بھیانک خواب کی شکل اختیار کر چکا تھا اور اس سے ان کی رات کی نیند حرام ہو چکی تھی وہ یہ تھا کہ آپؒ اس وقت پوری طرح جہاد کی طرف متوجہ ہو چکے تھے اور آپ نے اپنا پورا وزن مجاہدین کے پلڑے میں ڈال دیا تھا اور اہل اللہ اور اصحاب بصیرت یہ دیکھ رہے تھے کہ حضرت شہیدؒ جہادی قوتوں کے اتحاد اور اس میں تازہ روح پھونکنے کے لئے "مامور من اللہ" کے مرتبہ پر فائز ہو چکے ہیں۔ افغانستان کا حالیہ دورہ اور خط اول پر عملی جہاد میں شرکت، گولیوں کی بوچھاڑ اور توپوں کی گھن گرج میں اپنے ضعف و پیری کے باوجود رات گزارنا اسی سلسلہ کی ایک کڑی تصور کیا جارہا تھا اور یہ واضح نظر آرہا تھا کہ جہاد کشمیر جلد ہی ایک نئی کروٹ

ختم نبوۃ

لینے والا ہے اور افغانستان کے طرز وادی کشمیر میں بھی نفاذ شریعت کا کام شروع ہونے والا ہے۔ حضرت شہیدؒ کی سرپرستی، توجہات اور دعاؤں کی برکت سے مجاہدین کے اتحاد کا عمل شروع ہو چکا تھا اور آپؒ کی مقناطیسی شخصیت کے گرد جہادی قوتیں اس طرح جمع ہو رہی تھیں جس طرح شمع کے گرد پروانے اور شہد کے چھتے پر شہد کی مکھیاں جمع ہوتی ہیں، جس تناظر میں ڈاکٹر عبداللہ عزام اور اسلام آباد کے مرکزی خطیب مولانا عبداللہؒ کی شہادت کو دیکھا جاتا ہے، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کو بھی اسی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

دشمن کا الٹی گنتی شروع ہو گیا تھا اور اسے اپنی موت نظر آنے لگی تھی۔ ظالموں کو یہ برداشت نہ ہوا اور انہوں نے اتحاد کا روح رواں ہم سے چھین لیا، اس تناظر میں اگر تفتیش کو آگے بڑھایا جائے تو بعض سفارتی پردہ نشین بھی بے نقاب ہوں گے، اس لئے کہ دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہیں بعض ممالک کے سفارت خانے بنے ہوئے ہیں اور وہ دہشت گردوں کو اس طرح حفاظت غائب کر دیتے ہیں جس طرح کچھوے کی گردن اپنے محفوظ خول میں غائب ہو جاتی ہے۔ یہ تمام عوامل مشترکہ طور پر بھی مولانا شہیدؒ کے قتل کا باعث ہو سکتے ہیں، اس لئے کہ مفادات سب کے ایک ہیں اور سب کی ڈوریاں ایک ہی جگہ سے ہلائی جاتی ہیں جو سانحہ ہو چکا ہے اب اس کا تدارک ممکن نہیں ہے، مولانا عبداللہ شہیدؒ، مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مفتی عبدالسمیع شہیدؒ، ڈاکٹر عبداللہ عزام شہیدؒ اور حکیم محمد سعید شہیدؒ کے بعد بہت بڑا سانحہ اور بین الاقوامی سازش کا شکار مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ہیں۔ قاتل کوئی بھی ہو سکتا ہے ڈالر اور پاؤنڈ کو دیکھ کر کسی کے بھی منہ میں پانی آ سکتا ہے، کرائے کا قاتل کوئی بھی ہو، قاتل کا پکڑا جانا بھی اہم ہے مگر اس سے زیادہ اہم "سازش" کا انکشاف ہے ڈاکو کے ساتھ پتھاردیدار بھی گرفت میں آنا چاہئے، چور کے ساتھ چور کی ماں پر بھی ہاتھ ڈالنا چاہئے، ورنہ چور اور ڈاکو جنم لیتے ہی رہیں گے، مگر جو ادارہ اپنے سربراہ اور پینتیس چوٹی کے کارندوں کے قتل کی سازش کو طشت ازبام نہ کر سکے، ملک عزیز کے دولخت ہو جانے کے اسباب و عوامل کا اعلان کرنے سے خائف ہو، اس سے کیا توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں؟

ہمارا یوسفؒ مرا نہیں زندہ ہے قافلہ سالار کی شہادت نے قافلہ والوں میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ یوسف شہیدؒ کے خون کے ہر قطرہ سے سینکڑوں یوسف پیدا ہو چکے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ:

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
ہم نشیں "یوسف اسلام" ہے زندہ جاوید
ہم نشیں "یوسف لدھیانویؒ" ہے زندہ جاوید
علم و عرفان کو بھلا، موت کبھی آتی ہے

یوسف شہیدؒ کو آپ "شہید ناموس رسالت" کہئے یا "شہید ملی یکجہتی" کہئے یا "شہید وحدت المجاہدین" کہئے ان کی ہمہ جہت شخصیت ان تمام خطابات کی بجا طور پر مستحق ہے:

ولیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی الواحد
ما کرد تم خوش رسے، بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆☆............☆☆

دفتر ختم نبوت کراچی میں تعزیت کے لئے دوستوں کی آمد دن بھر جاری رہی

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مرحوم کے تعزیت کے لئے ان کے اہل خانہ کے علاوہ دفتر ختم نبوت میں مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری سے تعزیت کے لئے دوستوں کی آمد دن بھر جاری رہی۔

تعزیت کرنے والوں میں جمعیت علما اسلام کے مولانا عبدالغفور حیدری، سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق، تنظیم اہلسنت کے مولانا عبدالغفار تونسوی، مولانا عبدالجبار تونسوی نے علامہ عبدالستار تونسوی کی طرف سے تعزیت کی۔ کوئٹہ سے حافظ محمد عبداللہ وساتھی، قاری یار محمد، مولانا منظور احمد تونسوی، مولانا مقبول الرحمن انوری، مولانا عبدالعزیز خان لاشاری، ننکووآوم سے علامہ احمد میاں حمادی، محمد طاہر مکی، گمبٹ سے مولانا خان محمد، صوفی عبدالسمیع، گندوخان بشیر احمد، مجلس احرار اسلام کے پیر سید عطاء المہیمن شاہ بخاری سید کفیل شاہ نے ایک فیکس پیغام میں تعزیت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کولارچی کے حکیم محمد سعید انجم، حکیم مولوی محمد عاشق اور دیگر ساتھیوں نے فون پر مولانا عزیز الرحمن سے تعزیت کی اور بتایا کہ کولارچی شہر میں ایک بہت بڑا احتجاجی پروگرام ہوا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت میرپورخاص کے مولانا فیض اللہ نے بھی فون پر تعزیت کی اور اعلان کیا کہ ۲۳/ مئی منگل کو بعد نماز عشاء سیٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اور احتجاجی جلسہ

ختمِ نبوۃ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور قادیانیت

ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی کراچی میں شہادت امن و امان کی تشویشناک صورت حال کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مولانا صاحبؒ کو ۱۹ / مئی کی ہڑتال سے صرف ایک دن قبل دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ اس دہشت گردی کے خلاف احتجاج نے اتنی شدت اختیار کی کہ کراچی میں ۱۸ / مئی کو ہی ہڑتال کا منظر پیدا ہو گیا۔ ۱۹ / مئی کی ہڑتال سے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا بہت گہرا تعلق تھا۔ اس ہڑتال کی کال ختم نبوت کانفرنس کے پلیٹ فارم سے دی گئی تھی۔ ختم نبوت کانفرنس نے گزشتہ ہفتے توہین رسالت ایکٹ میں مجوزہ ترمیم واپس لینے کے علاوہ قادیانیوں سے متعلق اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔ جنرل پرویز مشرف نے توہین رسالت ایکٹ میں مجوزہ ترمیم کو واپس لینے کا اعلان کر دیا لیکن اسلامی دفعات کے متعلق کوئی اشارہ نہیں دیا جس کے باعث ختم نبوت کانفرنس نے ۱۹ / مئی کو ہڑتال کا اعلان برقرار رکھا۔ ہڑتال کا اعلان برقرار رکھنے کے پیچھے وہ شعور کارفرما تھا جو مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے گزشتہ کئی سال کے دوران قادیانیت کے متعلق پیدا کیا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تمام شعوری زندگی قادیانیت کے خلاف جہاد میں گزری۔ انہوں نے اپنی زندگی کا پہلا مضمون مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی طرف سے قادیانیوں کی حمایت کے جواب میں لکھا جو ماہنامہ ''دارالعلوم دیوبند'' میں شائع ہوا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ۱۹۷۴ء تک جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں مدرس تھے۔ جب مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ نے تو مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو حکم دیا کہ وہ مجلس کے مرکزی دفتر واقع ملتان تشریف لے جائیں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ مہینے میں ۲۰ دن مجلس کے مرکزی دفتر میں کام کرتے اور باقی دس دن

تحریر: جناب حامد میر

کراچی میں مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ کے پاس گزارتے۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۹۷۷ء میں انتقال ہوا جس کے بعد مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کراچی منتقل ہو گئے۔ مئی ۱۹۷۸ء میں انہوں نے روزنامہ جنگ کراچی میں ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے نام سے اپنا مشہور و معروف کالم شروع کیا۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں آئین معطل ہوا تو قادیانیوں کی غیر اسلامی آئینی حیثیت بھی ختم ہو گئی چنانچہ ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا جس کے ذریعہ قادیانیوں کے مسلمان کہلانے اور اسلامی شعائر استعمال کرنے پر پابندی لگائی گئی۔ قادیانیوں نے اس قانون کا مذاق اڑانے کے لئے کلمہ طیبہ کے اسٹیکر سینوں پر لگانا شروع کر دیئے تاکہ مسلمان انہیں روکیں تو وہ کہہ سکیں کہ انہیں کلمہ طیبہ کی ترویج واشاعت سے روکا جاتا ہے۔ قادیانیوں کی اس سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے ۱۹۸۵ء میں ایک کتابچہ (کلمہ طیبہ کی توہین) لکھا جس میں قادیانی کتب کے حوالے سے ثابت کیا کہ قادیانیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ کا مطلب مرزا غلام احمد ہے (نعوذباللہ) اس کتابچے کے بعد قادیانیوں کی کلمہ مہم دم توڑ گئی، لیکن مولانا شہیدؒ اور قادیانیوں میں مستقل نفرت کے ایک نئے سلسلے نے جنم لیا۔

۱۹۸۸ء میں قادیانیوں کے نام نہاد امام مرزا طاہر احمد نے کچھ پاکستانی علما کو مباہلے کا چیلنج دیا۔ جن علما کو چیلنج کیا گیا ان میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا نام بھی شامل تھا چنانچہ مولانا شہید نے مرزا طاہر احمد کا چیلنج قبول کر لیا۔ مرزا طاہر احمد نے مباہلے کی بجائے اپنے پریس سیکریٹری رشید احمد چوہدری کے ذریعہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو ایک گالیوں بھرا خط لکھا اور خاموشی اختیار کر لی۔ اس واقعے کے بعد لاتعداد قادیانیوں نے مولانا شہید سے رابطہ قائم کیا اور اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والوں میں پاکستان کی اخباری صنعت سے متعلق ایک اہم شخصیت کی اہلیہ بھی شامل ہیں۔

گزشتہ سال ۱۲/اکتوبر کو نواز شریف حکومت ختم ہونے کے بعد آئین معطل ہوا تو چند ہی دنوں کے بعد قادیانیوں کی سرگرمیوں میں غیر معمولی اضافہ نظر آنے لگا۔ آئین کی معطلی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے ایک دفعہ پھر اسلامی شعائر کا سرعام استعمال شروع کر دیا، چنانچہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے مختلف جید علماء کی توجہ اس مسئلے کی طرف دلوائی اور ماہ رواں کے پہلے ہفتے کے دوران ملتان میں ایک ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام بھی کیا۔ یہی سلسلہ آگے چلا اور ختم نبوت کانفرنس کے پلیٹ فارم سے مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا فضل الرحمن، قاضی حسین احمد، علامہ ساجد نقوی اور علامہ ساجد میر نے ۱۹/مئی کی ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ اب یہ ہڑتال مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قتل کے خلاف احتجاج میں تبدیل ہو جائے گی۔

توہین رسالت ایکٹ میں مجوزہ ترمیم کی واپسی پر "ہیومن رائٹس کمیشن" اور سنگی سمیت کئی این جی اوز نے احتجاج کیا ہے جس کے بعد ثابت ہو گیا کہ توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کے پیچھے این جی اوز مافیا کا ہاتھ تھا۔ یہ مافیا حکومت کا حصہ ہے اور فوج کو دینی جماعتوں سے لڑانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دے گا۔ یہ این جی اوز خواہ کتنی ہی وزارتیں حاصل کر لیں لیکن مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے پھیلائے ہوئے شعور کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔ جنرل پرویز مشرف اگر مولانا شہیدؒ کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہیں تو اس کا بہترین طریقہ عبوری آئین میں اسلامی دفعات کی شمولیت کا اعلان ہے۔ بصورت دیگر چند دن کے اندر اندر ایک بہت بڑی تحریک حکومت کے دروازے پر دستک دیتی نظر آئے گی۔ ●●

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ۱۹۳۲ء میں مشرقی پنجاب کی جزیرہ نما بستی "عیسیٰ پور" میں پیدا ہوئے، ۱۹۷۸ء سے جنگ کے اسلامی صفحے "اقرأ" سے منسلک تھے، مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانیوں کے خلاف قلمی جہاد کیا، مختصر سوانح حیات

کراچی (نمائندہ خصوصی) مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کی تاریخ ولادت محفوظ نہیں، تاہم سن ولادت ۱۹۳۲ء ہے۔ مرحوم کے والد کا نام الحاج چوہدری اللہ بخش تھا۔ مولانا شہید کا تعلق مشرقی پنجاب کے ضلع لدھیانہ کے شمالی مشرقی کونے میں دریائے ستلج کے درمیان واقع چھوٹی سے جزیرہ نما بستی "عیسیٰ پور" سے تھا۔ مرحوم کی والدہ شیر خوارگی کے زمانے میں ہی انتقال کر گئی تھیں۔ ان کا گھرانہ قیام پاکستان کے بعد مشرقی پنجاب سے کئی ماہ کی خانہ بدوشی کے بعد ملتان میں قیام پذیر ہوا۔ مئی ۱۹۷۸ء میں روزنامہ جنگ کے اسلامی صفحہ "اقرأ" کے آغاز سے ہی مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اس سے منسلک تھے۔ انہوں نے دیگر مضامین کے علاوہ "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کا مستقل سلسلہ شروع کیا۔

انہوں نے مختلف رسائل میں لکھنے کے علاوہ قریباً تین درجن اسلامی کتابیں لکھیں۔ انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانیوں کے خلاف قلمی جہاد کا سلسلہ جاری رکھا اور سینکڑوں مضامین کے علاوہ متعدد کتابیں بھی قادیانیوں کے خلاف لکھیں۔ مولانا نے ابتدائی تعلیم "جامعہ خیر المدارس" ملتان سے حاصل کی اور تدریس کا سلسلہ "مدرسہ احیاء العلوم" ماموں کانجن" جامعہ رشیدیہ" ساہیوال سے شروع کیا جبکہ کراچی میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں حدیث کے استاد کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔ آپ محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے خصوصی تعلق رکھتے تھے۔ حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔

☆☆............☆☆

عقیدۂ ختم نبوت پر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تصانیف

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے عقیدۂ ختم نبوت پر متعدد کتابیں تصنیف کیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

"مرزائی اور تعمیر مسجد، قادیانیوں کو دعوت اسلام، سر ظفر اللہ خان کو دعوت اسلام، قادیانی جنازہ (اردو، انگریزی، عربی)، قادیانی مردہ، قادیانی ذبیحہ، قادیانی کلمہ (اردو، انگریزی)، قادیانی مباہلہ، مرزا طاہر کے جواب میں (اردو، انگریزی)، مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت (اردو، انگریزی)، قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق (اردو، انگریزی)، مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے آئینے میں (اردو، انگریزی)، حیات عیسیٰ علیہ السلام اکابر امت کی نظر میں، نزول عیسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی، المہدی والمسیح، غدار پاکستان! ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی (اردو، انگریزی)، ربوہ سے تل ابیب تک، عقیدۂ ختم نبوت (اردو، انگریزی، سندھی) میں خدا کی طرف سے نہیں اور آخری زمانے میں آنے والے مسیح کی شناخت۔"

مولانا لدھیانوی شہیدؒ کے قتل کی تحقیقات کے لئے عدالتی ٹریبونل کا قیام

کراچی (نمائندہ خصوصی) حکومت سندھ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قتل کی عدالتی تحقیقات کا فیصلہ کیا ہے اور چیف جسٹس سندھ ہائیکورٹ کے مشورے سے جسٹس غلام نبی سومرو پر مشتمل عدالتی ٹریبونل کے قیام کا اعلان کیا ہے جو ۱۰ روز میں اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔

ختم نبوۃ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کے قاتلوں کو بے نقاب اور گرفتار کیا جائے

جید عالم دین شیخ الحدیث اور شیخ القرآن، بلند پایہ محقق اور عالمی تحفظ مجلس ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی جمعرات کی صبح دہشت گردوں کے ہاتھوں شہادت، انتہائی اندوہناک واقعہ امت مسلمہ کا ناقابل تلافی نقصان عظیم تو ہے ہی۔ اس دلدوز الیے نے ملک بھر میں خصوصاً کراچی میں شدید اور جذباتی رد عمل برپا کر دیا ہے کراچی شہر کے مرکزی علاقے میں بڑے پیمانے پر ہنگامہ آرائی، آتشزنی کی وارداتیں، توڑ پھوڑ اور لوٹ مار کے واقعات نے شہری زندگی میں خوف و ہراس پھیلا کر شہر کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ اس المناک واردات کے فوری رد عمل سے پھیلنے والی کشیدگی اور اشتعال پر فوراً قابو پانے اور مجرموں کو بلاتاخیر گرفتار کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر نے مولانا لدھیانویؒ کے قتل کی اندوہناک واردات کو علماً کو بھڑکانے کے لئے دشمنوں کی کارروائی قرار دیا ہے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے مولانا کے ارادتمندوں اور عوام سے پرامن رہنے اور صبر سے کام لینے کی اپیل کی ہے اور علماً پر زور دیا ہے کہ وہ (ممکنہ) خون خرابے کو روکنے کی اپنی ذمہ داری پوری کریں اور آزمائش کی اس گھڑی میں امن وامان کے لئے عوام کی رہنمائی کریں۔ تمام مکاتب اور مسالک سے تعلق رکھنے والے سیاسی اور دینی رہنماؤں نے اپنے اپنے بیانات میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا پرزور مطالبہ کیا ہے۔ چیف ایگزیکٹیو نے بھی اپنے تعزیتی پیغام میں مولانا کے قتل پر گہرے دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ: "مجرموں کو جلد از جلد گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے" ملک میں وقفے وقفے سے ہونے والے اس نوع کے واقعات میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا قتل اس لئے پوری سنجیدگی سے زیادہ اہمیت دیئے جانے کا متقاضی ہے کہ اس سے فساد خلق برپا ہونے کے خطرات بڑھ گئے ہیں۔ مولانا لدھیانوی شہیدؒ کی شخصیت اور ان کا تحقیقی کام پوری دنیائے اسلام میں نہایت احترام و عقیدت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے ان کے لاکھوں عقیدتمند نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں وہ یقیناً یہ چاہیں گے کہ مولانا شہید کے قاتلوں کو جلد سے جلد گرفتار کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے، پچھلی حکومتیں بھی اور موجودہ حکومت بھی اس نوع کے قتل کی وارداتوں کے بعد دعوے اور یقین دہانیوں کے اعلانات تو یکساں کرتی ہیں مگر ان کے نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قتل کے بعد قاتلوں کی گرفتاری سے متعلق یقین دہانیاں محض سرکاری یقین دہانیاں ہی نہیں رہنی چاہئیں ان پر سرگرمی اور پوری سنجیدگی سے کام بھی لازمی ہونا چاہئے اور قاتلوں کی گرفتاری کی ٹھوس شکل میں حکومتی وعدوں اور کوششوں کے نتائج جلد از جلد عوام کے سامنے آنے چاہئیں تاکہ اس واقعہ سے مفاد پرستوں کی پیدا کردہ کشیدگی طول نہ پکڑے اور مجرموں کو سزا دینے میں کوئی تاخیر نہ ہو۔

جمعرات کی شب دیر گئے تک کراچی میں ہونے والی ہنگامہ آرائی اور آتشزنی کی وارداتوں سے جو نقصان ہوا ہے اور اس افسوسناک واقعہ کے خلاف احتجاجی ہڑتال کی کال سے کیا کچھ نتائج برآمد ہوں گے اس کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔ ہمارے دشمن جو ملک کے اندر بھی سرگرم ہیں اور ملک کے باہر سے بھی وطن عزیز کو ہر طرح سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اس قتل سے ہر ممکن فائدہ اٹھانے کی کوششیں کریں گے، مخصوص مفادات کے لئے کوشاں ظاہر اور پوشیدہ عناصر اس پیدا شدہ صورتحال سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اس کا اندازہ عوام اور حکومت کو ہونا چاہئے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نہ صرف ایک نہایت بلند پایہ عالم دین تھے بلکہ وہ ایک نہایت عظیم محب وطن تھے، وہ کسی بھی حوالے سے پاکستان کو کسی بھی طرح سے کوئی نقصان پہنچنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مولانا شہیدؒ نے اپنی زندگی کے پچاس سے بھی زائد سال تعلیم و تدریس اور تحقیق و تبلیغ اور ترویج واشاعت اسلام میں صرف کئے اور تادم آخر اس مشن پر تھے۔ مولانا کی پوری زندگی میں غیر مصروف رہنے کا تصور نہیں تھا، انہوں نے خود بھی ہر لمحہ دینی مصروفیت میں اور کام کرتے گزارا اور وہ یہی چاہتے تھے کہ ارتقا کا پہیہ زندگی کے کسی شعبے میں بند نہیں

ختم نبوت

ہونا چاہئے، حکومت سندھ نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قتل کے سانحے کی اعلیٰ سطحی عدالتی تحقیقات کے لئے سندھ ہائیکورٹ کے فاضل جج کی سربراہی میں تحقیقاتی ٹریبونل قائم کردیا ہے اور تحقیقاتی رپورٹ پیش کرنے کی مدت دس دن مقرر کی ہے۔ عینی شاہدوں کو ٹریبونل کے سامنے پیش ہونا چاہئے اور اس ٹریبونل سے ہر اس شخص کو مکمل تعاون کرنا چاہئے جس کو اس اندوہناک واقعہ سے متعلق کسی بھی بات کا علم ہو۔ مولانا کی نماز جنازہ کے دوران اور جنازے کے جلوس کی روانگی کے موقع پر سولجر بازار کے علاقے میں جو پرتشدد واقعات ہوئے ان کے اصل اسباب کا پتہ چلانے کے لئے ملٹری مانیٹرنگ ٹیموں سمیت تمام ایجنسیوں سے کام لیا جانا چاہئے تاکہ یہ بات سامنے آسکے کہ ان ہنگاموں اور آتشزنی کے واقعات اور لوٹ مار میں پس پشت کن مفاد پرستوں کے ہاتھ کام کر رہے تھے؟ ملک کے موجودہ حالات میں اس امکان سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی کہ مفاد پرست عناصر نے غم واندوہ کی جذباتی اور آزمائش کی گھڑی کو ایکسپلائٹ کیا ہو۔ کور کمانڈر سندھ لیفٹیننٹ جنرل مظفر حسین عثمانی نے امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کا خود جائزہ لینے اور صورتحال پر مستعدی سے کنٹرول کرنے کے لئے متاثرہ علاقوں کا دورہ کر کے اچھا قدم اٹھایا ہے، اس سے امن قائم کرنے والوں کو زیادہ ذمہ داری سے کام کرنے کی تحریک ملے گی اور انہیں یہ احساس رہے گا کہ کوئی بھی غیر محتاط قدم اٹھانے پر ان سے باز پرس کی جاسکتی ہے۔ کراچی بڑا حساس شہر ہے اس شہر میں ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے اثرات صرف یہیں تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ ان سے پورے ملک کی اقتصادی اور معاشی زندگی لازمی طور پر متاثر ہوتی ہے۔ اس حقیقت کو انتظامیہ کو بہر طور پیش نظر رکھنا ہوگا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت سے پورے ملک میں ان کے لاکھوں ارادتمندوں کو دلی اور جذباتی شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اس صدمے سے نکلنے میں یقیناً کچھ وقت لگے گا۔ مولانا نے پانچ روز پہلے افغانستان کے حالیہ دورے سے واپسی پر ایک انٹرویو میں اس آخری خواہش کا اظہار کیا تھا کہ "اللہ تعالیٰ انہیں شہادت سے ہمکنار کرے" اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی سچی اور دلی خواہش کو شرف قبولیت بخشا ہے یہ حضرت مولاناؒ کے بارگاہ الٰہی میں درجات کی بلندی کا مظہر ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارادتمندوں کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی شہادت ہنگاموں، انتشار اور بدامنی کے واقعات کے حوالے سے یاد نہ کی جائے، بلکہ اس سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی، تعلیمی، تدریسی اور تحقیقی کاموں کی ترویج اور نتائج کے حوالے سے ہمیشہ ہمیشہ قابل تقلید سمجھی جائے۔ ہم جنرل پرویز مشرف اور ان کی حکومت سے ایک مرتبہ پھر یہ پرزور مطالبہ کریں گے کہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں اور ان کے مذموم عزائم کو بلاتاخیر بے نقاب کیا جائے اور قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دینے میں کسی تساہل اور غفلت سے کام نہ لیا جائے۔

روزنامہ جنگ کراچی

بروز ہفتہ ۵ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ ۲۰/ مئی ۲۰۰۰ء

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا قتل

ممتاز عالم دین، محقق، محدث اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو جمعرات کی صبح فیڈرل بی ایریا کے علاقے میں نامعلوم حملہ آوروں نے فائرنگ کر کے شہید کردیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ فائرنگ کے نتیجے میں مولانا کے ساتھ ان کے ڈرائیور بھی جاں بحق ہوگئے۔ جبکہ ان کے چھوٹے صاحبزادے حافظ محمد یحییٰ اور ایک پھل فروش زخمی ہوگیا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ایک بلند پایہ عالم دین، محقق اور محدث تھے اور انہوں نے ایک عالم دین کی حیثیت سے زندگی بھر نہایت گرانقدر خدمات انجام دیں۔ وہ طویل عرصہ سے لوگوں کو عام زندگی میں پیش آنے والے دینی مسائل کے سلسلے میں بھی رہنمائی فراہم کرتے آرہے تھے۔ وہ لوگوں کے ایسے سوالوں کے جوابات نہایت آسان اور عام فہم انداز میں دیا کرتے تھے تاکہ عام لوگوں کے لئے دین متین کے احکامات پر عمل کرنا مشکل نہ رہے۔ ان کی شہادت بلاشبہ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، اسی کے ساتھ یہ سانحہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ حکومت کے تمام تر دعوؤں اور یقین دہانیوں کے باوجود دہشت گرد اور تشدد پسند قوتیں پوری بے خوفی اور بے باکی کے ساتھ کسی بھی وقت کسی بھی عالم دین کو نشانہ بنا سکتی ہیں اور صاحبان اختیار غور فرمائیں تو یہ حد درجہ تشویشناک حقیقت ہے۔ دراصل قومی سطح کے علماً کرام کو اس طرح شہید کرنا ایک بہت گہری اور سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے جسے بے نقاب کیا جانا ازبس ضروری ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مولانا لدھیانویؒ جیسے علماً کرام کو شہید کرنے کے واقعات خاص طور پر ایسے وقت پر رونما ہو رہے ہیں جب پاکستان کے مسلمانوں کو مختلف حوالوں سے اسلام دشمن قوتوں کے مسلسل پروپیگنڈے اور شدید دباؤ کا سامنا ہے۔ ایسے حالات میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے نہ صرف مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کی فی الفور گرفتاری کو یقینی بنائے بلکہ دیگر علمأ کے تحفظ کے سلسلے میں بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔ خداوند قدوس سے دعا ہے کہ وہ مولانا لدھیانوی مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے ارادتمندوں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کرام کی حتمی فہرست

۱: ...... حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ ، ملتان۔
۲: ...... حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ ، کراچی۔
۳: ...... حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ ، کراچی۔
۴: ...... حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ ، امیر جمعیت علماء اسلام۔
۵: ...... حضرت مولانا محمد اعظم طارق مدظلہ ، صدر سپاہ صحابہ۔
۶: ...... حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب مدظلہ ، ٹنڈو آدم۔
۷: ...... حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون صاحب مدظلہ ، کراچی۔
۸: ...... حضرت مولانا مسعود اظہر مدظلہ ، امیر جیش محمد ﷺ۔
۹: ...... حضرت مولانا محمد حسین حسین پوری مدظلہ ، ملتان۔
۱۰: ...... حضرت مولانا منظور احمد الحسینی صاحب مدظلہ ، لندن۔
۱۱: ...... حضرت مولانا محمد سلیم دھورات مدظلہ ، برطانیہ۔
۱۲: ...... حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب مدظلہ ، برطانیہ۔
۱۳: ...... حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی مدظلہ ، مدینہ منورہ۔
۱۴: ...... حضرت مولانا قاری محمد یٰسین یوسفی مدظلہ ، کراچی۔
۱۵: ...... حضرت مولانا قاری محمد صدیق رحیمی مدظلہ ، ملتان۔
۱۶: ...... حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ رحیمی (مرحوم)۔
۱۷: ...... حضرت مولانا محمد سلیمان ہوشیار پوری (مرحوم)۔
۱۸: ...... حضرت مولانا رب نواز صاحب مدظلہ ، حیدر آباد۔
۱۹: ...... حضرت حافظ فیروز الدین صاحب مدظلہ ، کراچی۔
۲۰: ...... حضرت مولانا قاری عطاء اللہ صاحب مدظلہ ، ملتان۔
۲۱: ...... حضرت مولانا قاضی نثار احمد مدظلہ ، جامع مسجد ، گلگت۔
۲۲: ...... حضرت مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ ، کراچی۔
۲۳: ...... حضرت مولانا مفتی محمد اسلم مدظلہ ، برطانیہ۔
۲۴: ...... حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ ، کراچی۔
۲۵: ...... حضرت مولانا مفتی فضل الحق مدظلہ ، بنگلہ دیش۔
۲۶: ...... حضرت مولانا حافظ عبداللطیف مدظلہ ، اورکزئی ایجنسی۔
۲۷: ...... حضرت مولانا نعیم امجد سلیمی صاحب مدظلہ ، کراچی۔
۲۸: ...... حضرت مولانا ڈاکٹر وسیم احمد صاحب مدظلہ ، کراچی۔
۲۹: ...... حضرت مولانا ابو الاشرف احمد صاحب مدظلہ ، ٹھٹھہ۔
۳۰: ...... حضرت قاضی قائم الدین مدظلہ ، ٹھٹھہ۔
۳۱: ...... حضرت مولانا محمد ایوب الرحمٰن انوری صاحب مدظلہ۔
۳۲: ...... حضرت مولانا عبیداللہ صاحب مدظلہ ، کامرہ۔
۳۳: ...... حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مدظلہ ، کراچی۔
۳۴: ...... حضرت مولانا عبدالقیوم سندھی مدظلہ ، مکہ مکرمہ۔
۳۵: ...... حضرت مولانا ابراہیم ہاشم امریکی مدظلہ ، ویسٹ انڈیز۔
۳۶: ...... حضرت مولانا مفتی نعیم میمن مدظلہ ، حیدر آباد۔
۳۷: ...... حضرت خواجہ متین الدین مدظلہ ، ٹورنٹو (کینیڈا)۔
۳۸: ...... حضرت مولانا اقبال اللہ مدظلہ ، کراچی۔
۳۹: ...... حضرت مولانا احسان اللہ ہزاروی مدظلہ ، کراچی۔
۴۰: ...... حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان مدظلہ ، کراچی۔
۴۱: ...... حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ ، تبلیغی مرکز رائیونڈ۔
۴۲: ...... حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ، ملتان۔
۴۳: ...... حضرت مولانا محمد انور فاروقی مدظلہ ، کراچی۔
۴۴: ...... حضرت مولانا الشیخ عبدالسمیع فقیر مدظلہ ، کراچی۔
۴۵: ...... حضرت مولانا قاری عبدالرشید مدظلہ ، حیدر آباد۔
۴۶: ...... حضرت مولانا امیر عبداللہ مدظلہ ، افغانستان۔
۴۷: ...... سید اطہر عظیم (مجاز صحبت) ، کراچی۔

ختم نبوۃ

مولانا یوسف لدھیانویؒ کے خون سے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ قریب تر ہو گئی

قاتلوں کی گرفتاری میں غفلت برتی گئی تو حکومت کو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا، ہم تشدد کے قائل نہیں لیکن تشدد کے جواب میں اپنے کارکنوں کو کب تک انتقام سے روکیں گے، مولانا یوسف لدھیانویؒ کے تعلیمی، تدریسی، روحانی اور قلمی و عملی جہاد کے مشن کو جاری رکھا جائے گا، مولانا لدھیانویؒ کی شہادت ان کے پیروکاروں کے لئے قابل مبارکباد اور مثالی نمونہ ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر کروڑوں جنرل اور ہزاروں حکومتیں قربان کی جاسکتی ہیں، مولانا لدھیانوی شہیدؒ کے تعزیتی جلسے سے مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا اعظم طارق، مولانا مسعود اظہر، مولانا اسفندیار، مولانا اسعد تھانوی، مولانا رشید احمد لدھیانوی، قاری شیر افضل، مفتی منیر احمد اخون، مولانا عبداللہ مظہر، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا عبدالمجید کا خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث مرشد العلماء مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے سلسلے میں ایک تعزیتی جلسہ عام جامع مسجد فلاح نصیر آباد میں منعقد ہوا، جس کی صدارت جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کی۔ قاری عتیق الرحمٰن اور قاری محمد ابراہیم کی تلاوت اور وسیم احمد بابر محمد صفدر کی نظم سے تعزیتی جلسے کا آغاز ہوا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے سیکریٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا سانحہ ملکی سانحہ نہیں بلکہ بین الاقوامی اور اسلامی دنیا کے حوالے سے ایک بہت بڑا سانحہ ہے ہمارا مطالبہ صرف قاتلوں کی گرفتاری کا نہیں کیونکہ وہ تو ایک آلہ کار کی حیثیت رکھتے ہیں اس سانحہ کی پشت پر جو بین الاقوامی یا ملکی تنظیمیں ہیں ان کو بے نقاب کرنا ضروری ہے تاکہ آئندہ کسی کو اس قسم کی سانحہ کرنے کی ہمت نہ ہو سکے۔ اس سانحہ پر حکومت کو اپنی نااہلی کا اعتراف کر کے مستعفی ہو جانا چاہئے۔ ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مولانا شہیدؒ کے مشن کے لئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، ہم ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہزاروں جنرل قربان کر سکتے ہیں اگر حکومت نے ہوش کے ناخن نہیں لئے تو ان کا حشر نواز شریف سے زیادہ برا ہوگا۔ علماء کرام سے ٹکرانے کی غلطی کر کے روس ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تو دوسرے ملکوں کی کیا حیثیت ہے۔ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کرنے کی بات کر کے پاکستان نے جہاد سے غداری کی ہے ہم کسی صورت میں ایسی کسی تجویز کی حمایت نہیں کر سکتے۔ سپاہ صحابہ پاکستان کے رہنما مولانا محمد اعظم طارق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب اپنے شہید شیخؒ کی جدائی میں غمزدہ ہو کر حضرت کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عزم لے کر جمع ہوئے ہیں۔

تعزیتی جلسہ کے بیانات

مولانا مسعود اظہر نے کہا کہ شہادت ایک عظیم نعمت ہے جس کے لئے ہم اپنے مرشد کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، ہم شیخ جیسی شہادت کی موت کے آرزومند ہیں۔ ہمیں ان کے قاتل معلوم ہیں ان کے قاتل وہی ہیں جو مولانا حق نواز جھنگویؒ کے تھے۔ مولانا عبداللہ شہیدؒ، ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ، اور مولانا عبدالسمیع شہیدؒ کے تھے۔ یہ لوگ امت مسلمہ کے قاتل اور دشمن ہیں، جب تک ان کے خلاف جہاد نہیں ہوگا یہ علماء کرام کی شہادت کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ہم گولی کی سیاست اور دہشت گردی کو تحریک کے قائل نہیں ہمارے شہداء کی فہرست اس کی گواہ ہے، ہم گولی کے جواب میں دلیل سے بات کرتے ہیں لیکن ہم نے طے کر لیا ہے کہ کسی کو دہشت گردی کرنے نہیں دیں گے۔ جیش محمدؐ کے سربراہ مولانا مسعود اظہر جن کو حکومت نے تعزیتی جلسے میں شریک ہونے نہیں دیا ٹیلی فون پر خطاب کرتے ہوئے کہا۔ آج ہم اس مشفق ہستی کے لئے جمع ہیں قادیانیت کے تابوت میں ان کا وجود آخری کیل تھا۔ انہوں نے سرزمین پاکستان اور افغانستان میں بار بار جس شہادت کی تمنا کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا فوراً قبول کیا اور وہ شہید ہو کر حیات جاودانی پا گئے۔ جن لوگوں نے شیخ کو شہید کیا ہے انہوں نے اپنی موت کو آواز دی ہے، ان پر زمین اور آسمان تنگ ہو جائے گا۔ اگر حکومت ناموس رسالت کے قانون اور دینی مدارس کے خلاف اس طرح کے بیانات نہ دیتی تو آج مولانا شہید نہ ہوتے اور یہ واقعہ رونما نہیں ہوتا، آپؒ نے جہاد میں قدم رکھا اور جیش محمدؐ کی سرپرستی کی اور فوری طور پر کامیاب ہو کر اونچے مقام پر پہنچ گئے، آپ کا مبارک خون رائیگاں نہیں جائے گا، ہماری آرزو تھی کہ آپ کی سرپرستی میں کشمیر آزاد کرائیں، بوسنیا کے مسلمانوں کا تعاون کریں، ہندوستان کی جیلوں میں قیدیوں کو آزاد کرا کر آپ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کریں، میں تمام مجاہدین سے کہتا ہوں کہ جب تک حضرت اور علماء کرام کے خون کا تحفظ اور عقیدۂ ختم نبوت اور دینی مدارس کا تحفظ نہیں ہو جاتا تم چین

ختم نبوۃ

امتناع قادیانیت آرڈیننس اور اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل کرنے پر غور کیا جائے گا

دہشت گردی سے ملکی ترقی کے لئے ہمارے عزائم میں کمی نہیں آئیگی، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا قتل افسوسناک ہے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے قاتلوں اور سازشیوں کو بےنقاب کریں گے، ان کی شہادت ملک کو غیر مستحکم کرنے کی سازش ہے جس میں بیرونی واندرونی عوامل بھی کارفرما ہو سکتے ہیں (جنرل پرویز مشرف)

کراچی (اسٹاف رپورٹر) چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے منگل کی شب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث، ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر اظہار تعزیت کے موقع پر مولانا شہیدؒ کی مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۳ کی قیام گاہ پر موجود علماً کرام سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس اور اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل کرنے پر غور کیا جائے گا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں اور سازشوں کو بے نقاب کریں گے۔ ان کی شہادت ملک کو غیر مستحکم کرنے کی سازش ہے جس میں بیرونی اور اندرونی عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مولانا یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے عظیم صدمہ کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ اتنے نیک، بے ضرر، مقبول ترین روحانی درویش کو شہیدؒ کرنے کا مقصد ملک میں عدم استحکام پیدا کرنا اور انتشار پھیلانا تھا۔ انہوں نے علماً سے اپیل کی کہ وہ اس سازش کو ناکام بنانے میں ان کا ساتھ دیں۔ جنرل پرویز نے کہا کہ قاتلوں کو گرفتار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی اور قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے گی۔ اس سلسلے میں حکومت اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لائے گی۔ ملک کی تمام ایجنسیوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے اور مولانا یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوششیں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری ایجنسیاں اتنی فعال اور وسائل سے لیس نہیں ہیں کہ جس کی بنیاد پر میں یہ کہہ سکوں کہ میں لمحوں میں قاتلوں کو گرفتار کرلوں گا یا سازش کو بے نقاب کر دوں گا، تاہم ہماری سول اور فوجی انتظامیہ اس سازش کو بے نقاب کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ ہم پوری کوشش کریں گے لیکن جھوٹ نہیں بولیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک کی تعمیر و ترقی میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ دو چار ماہ کا کام نہیں ہے اس میں ابھی وقت لگے گا۔ ملکی استحکام میں ہمارا ساتھ دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قادیانیت سے متعلق ترامیم، امتناع قادیانیت آرڈیننس، اسلامی دفعات اور جمعہ کی تعطیل کی بحالی کے مطالبات پر چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ یہ جھوٹا پروپیگنڈہ ہے کہ اسلامی دفعات معطل ہیں یا انہیں ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ میں اس مطالبے پر ہمدردانہ غور کروں گا اور ساتھیوں سے مشورے کے بعد قانونی ضرورت ہوئی تو فیصلے کا اعلان کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے امریکی صدر پر جہاد اور دہشت گردی کا فرق سمجھایا جو اسلام کے لئے جہاد کر رہے ہیں وہ مجاہد ہیں دہشت گرد نہیں۔ اس موقع پر مولانا محمد طیب لدھیانوی، حافظ عتیق الرحمٰن، مفتی محمد جمیل خان، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا نذیر احمد تونسوی، قاری سعید الرحمٰن، مولانا جلیل احمد اخون، ڈاکٹر جمیل احمد اخون، قاری محمد یعقوب، کرنل عمر دین، حافظ محمد سعید، مولانا امداداللہ، حاجی مسعود، مولانا عبدالغفور ندیم، خلیق احمد، مولانا عبداللہ مظہر، مولانا حبیب الرحمٰن اور عبدالجبار موجود تھے۔ چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی رہائش پر ۴۰ منٹ تک ٹھہرے۔ ان کے ہمراہ گورنر سندھ ایئر مارشل (ر) محمد عظیم داؤد پوتا، میجر جنرل، راشد قریشی سمیت اعلیٰ سول اور فوجی افسران موجود تھے۔

انہوں نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا قتل افسوسناک ہے۔ اس قسم کی کارروائیاں اور حرکتیں وہ لوگ کر رہے ہیں جو پاکستان کو ترقی کرتا ہوا نہیں دیکھ سکتے، انہوں نے کہا کہ مفاد پرست باہر کے ایجنٹ ہیں لیکن یہ عناصر سن لیں حکومت اور میرے عزم و حوصلے میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۴ / مئی ۲۰۰۰ء)

قرآن خوانی اور تعزیتی اجتماعات

کراچی (پ ر) جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن اور اس کی شاخوں، اقرأ روضۃ الاطفال کی پینتیس شاخوں میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی جس میں سینکڑوں قرآن کریم ختم کر کے مولانا کو ایصال ثواب پہنچایا گیا۔ جامعہ بنوری ٹاؤن میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے خطاب کرتے ہوئے مولانا لدھیانوی شہیدؒ کو خراج عقیدت پیش کیا جبکہ مفتی نظام الدین شامزئی نے دعا فرمائی۔

مدرسۃ القرآن الکریم یوسفیہ للبنات ڈالمیا میں طالبات واساتذہ نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے لئے قرآن خوانی کی اور آپؒ کے رفع درجات کے لئے دعاء فرمائی۔

قبل ازیں مکہ مکرمہ سے ٹیلی فون پر تعزیت کرتے ہوئے مولانا عبدالحفیظ مکی، ہندوستان سے حاجی انیس احمد نے کہا کہ مولاناؒ کی شہادت ایک المیہ ہے جس کا صدمہ عرصہ دراز تک محسوس کیا جائے گا۔ حکومت پاکستان کو علمأ کرام کی حفاظت کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔ ملتان سے نواسہ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری رہنما مجلس احرار اسلام نے ایک پیغام میں تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسا سانحہ ہے جس کی تلافی مستقبل قریب میں ممکن نہیں۔ سینکڑوں علمأ کرام بھی ان کی کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔

ختم نبوۃ

امتناع قادیانیت آرڈیننس اور اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل کرنے پر غور کیا جائے گا

دہشت گردی سے ملکی ترقی کے لئے ہمارے عزائم میں کمی نہیں آئیگی، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا قتل افسوسناک ہے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے قاتلوں اور سازشیوں کو بے نقاب کریں گے، ان کی شہادت ملک کو غیر مستحکم کرنے کی سازش ہے جس میں بیرونی و اندرونی عوامل بھی کار فرما ہو سکتے ہیں (جنرل پرویز مشرف)

کراچی (اسٹاف رپورٹر) چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے منگل کی شب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث، ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر اظہار تعزیت کے موقع پر مولانا شہیدؒ کی مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۳ کی قیام گاہ پر موجود علماء کرام سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس اور اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل کرنے پر غور کیا جائے گا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں اور سازشوں کو بے نقاب کریں گے۔ ان کی شہادت ملک کو غیر مستحکم کرنے کی سازش ہے جس میں بیرونی اور اندرونی عوامل کار فرما ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مولانا یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے عظیم صدمہ کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ اتنے نیک، بے ضرر، مقبول ترین روحانی درویش کو شہیدؒ کرنے کا مقصد ملک میں عدم استحکام پیدا کرنا اور انتشار پھیلانا تھا۔ انہوں نے علماء سے اپیل کی کہ وہ اس سازش کو ناکام بنانے میں ان کا ساتھ دیں۔ جنرل پرویز نے کہا کہ قاتلوں کو گرفتار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی اور قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے گی۔ اس سلسلے میں حکومت اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لائے گی۔ ملک کی تمام ایجنسیوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے اور مولانا یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری ایجنسیاں اتنی فعال اور وسائل سے لیس نہیں ہیں کہ جس کی بنیاد پر میں یہ کہہ سکوں کہ میں لمحوں میں قاتلوں کو گرفتار کر لوں گا یا سازش کو بے نقاب کر دوں گا، تاہم ہماری سول اور فوجی انتظامیہ اس سازش کو بے نقاب کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ ہم پوری کوشش کریں گے لیکن جھوٹ نہیں بولیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک کی تعمیر و ترقی میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ دو چار ماہ کا کام نہیں ہے اس میں ابھی وقت لگے گا۔ ملکی استحکام میں ہمارا ساتھ دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قادیانیت سے متعلق ترامیم، امتناع قادیانیت آرڈیننس، اسلامی دفعات اور جمعہ کی تعطیل کی بحالی کے مطالبات پر چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ یہ جھوٹا پروپیگنڈہ ہے کہ اسلامی دفعات معطل ہیں یا انہیں ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں اس مطالبے پر ہمدردانہ غور کروں گا اور ساتھیوں سے مشورے کے بعد قانونی ضرورت ہوئی تو فیصلے کا اعلان کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے امریکی صدر پر جہاد اور دہشت گردی کا فرق سمجھایا جو اسلام کے لئے جہاد کر رہے ہیں وہ مجاہد ہیں دہشت گرد نہیں۔ اس موقع پر مولانا محمد طیب لدھیانوی، حافظ عتیق الرحمٰن، مفتی محمد جمیل خان، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا نذیر احمد تونسوی، قاری سعید الرحمٰن، مولانا جلیل احمد اخون، ڈاکٹر جمیل احمد اخون، قاری محمد یعقوب، کرنل عمر دین، حافظ محمد سعید، مولانا امداد اللہ، حاجی مسعود، مولانا عبدالغفور ندیم، خلیق احمد، مولانا عبداللہ مظہر، مولانا حبیب الرحمٰن اور عبدالجبار موجود تھے۔ چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی رہائش پر ۴۰ منٹ تک ٹھہرے۔ ان کے ہمراہ گورنر سندھ ایئر مارشل (ر) محمد عظیم داؤد پوتا، میجر جنرل، راشد قریشی سمیت اعلیٰ سول اور فوجی افسران موجود تھے۔

انہوں نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا قتل افسوسناک ہے۔ اس قسم کی کارروائیاں اور حرکتیں وہ لوگ کر رہے ہیں جو پاکستان کو ترقی کرتا ہوا نہیں دیکھ سکتے، انہوں نے کہا کہ مفاد پرست باہر کے ایجنٹ ہیں لیکن یہ عناصر سن لیں حکومت اور میرے عزم و حوصلے میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۴ / مئی ۲۰۰۰ء)

قرآن خوانی اور تعزیتی اجتماعات

کراچی (پ ر) جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن اور اس کی شاخوں، اقرأ روضۃ الاطفال کی پینتیس شاخوں میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی جس میں سینکڑوں قرآن کریم ختم کر کے مولانا کو ایصال ثواب پہنچایا گیا۔ جامعہ بنوری ٹاؤن میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے خطاب کرتے ہوئے مولانا لدھیانوی شہیدؒ کو خراج عقیدت پیش کیا جبکہ مفتی نظام الدین شامزئی نے دعا فرمائی۔

مدرسۃ القرآن الکریم یوسفیہ للبنات ڈالمیا میں طالبات و اساتذہ نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے لئے قرآن خوانی کی اور آپؒ کے رفع درجات کے لئے دعاء فرمائی۔

قبل ازیں مکہ مکرمہ سے ٹیلی فون پر تعزیت کرتے ہوئے مولانا عبدالحفیظ مکی، ہندوستان سے حاجی انیس احمد نے کہا کہ مولاناؒ کی شہادت ایک المیہ ہے جس کا صدمہ عرصہ دراز تک محسوس کیا جائے گا۔ حکومت پاکستان کو علماء کرام کی حفاظت کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔ ملتان سے نواسہ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری رہنما مجلس احرار اسلام نے ایک پیغام میں تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسا سانحہ ہے جس کی تلافی مستقبل قریب میں ممکن نہیں۔ سینکڑوں علماء کرام بھی ان کی کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔

کل پاکستان حفاظ قرآن نونہالان اسلام کا

مقابلہ حفظ قرآن

INTL. ISLAMIC RELIEF ORG. THE KINGDOM OF SAUDI ARABIA

برنامج تحفیظ قرآن کریم انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن (رابطہ عالم اسلامی) سعودی عرب کل پاکستان نونہالان اسلام مقابلہ حفظ قرآن کا اہتمام کر رہا ہے جس میں درج ذیل شرائط کے حامل حفاظ کرام شرکت کر سکتے ہیں۔

شرائط شرکت

۱۔ بچہ / بچی حافظ قرآن ہو۔ ۲۔ عمر دس سال تک ہو۔

۳۔ مہتمم مدرسہ / اپنے استاد / سکول پرنسپل سے حفظ و عمر کی تصدیق اور تین عدد فوٹوز کے ساتھ درخواست دیں۔

۴۔ مدارس اپنے کم عمر حفاظ کے لیے مدرسہ کی طرف سے درخواست دے سکتے ہیں۔

انعامات

۱۔ کامیاب طلبہ کے لیے عمرے کے ٹکٹ اور سعودی عرب میں مقدس مقامات کی زیارت کا انتظام' نیز نقد انعامات۔

۲۔ کامیاب طلبہ کے مدرسین کے لئے بھی نقد انعامات ۳۔ قرآن پاک کے کیسٹ ۴۔ دیگر قیمتی انعامات

نوٹ: درخواست دینے کی آخری تاریخ 20 جون 2000ء

پہلے مرحلہ میں مختلف مقامات پر ذیلی مقابلے ہوں گے۔

آخری مقابلہ اسلام آباد میں 8 اگست کو ہوگا

مقابلہ میں شرکاء کے لئے آمد و رفت' قیام و طعام بذمہ ادارہ ہوگا۔

رابطہ و معلومات

مطیع الرحمن (نگران) برنامج تحفیظ قرآن کریم ۔ پاکستان

پوسٹ بکس 1850 اسلام آباد۔ پاکستان Tel :435113-4' Fax .449247

ختم نبوۃ

مولانا لدھیانوی کی شہادت افغان مسلمانوں کیلئے عظیم صدمہ ہے

مسلمان صبر و تحمل کر کے دشمنوں کیطرف سے مسلمانوں کو لڑانے کی سازش ناکام بنادیں

امیر المومنین ملا عمر کا پیغام لے کر قونصل جنرل افغان کا اظہار تعزیت

کراچی (پ ر) امارت اسلامی افغانستان کے امیر المومنین ملا عمر کی جانب سے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے سلسلے میں تعزیتی بیان افغان قونصل جنرل ملا رحمت اللہ کاکازادہ نے جامع مسجد فلاح میں مولانا محمد طیب لدھیانوی کو پہنچایا جس میں کہا گیا:

"نہایت افسوس کے ساتھ فقیہ العصر، مرشد العلماء، فضیلت مآب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کی خبر ہم نے سنی۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کی شہادت اور تمام شہداء اسلام کی شہادت کو قبول فرمائے۔

اور میں نہایت عاجزی کے ساتھ بارگاہ عالی میں دعا گو ہوں کہ آپؒ کا اور تمام شہداء کا شہدائے بدر، شہدائے احد و حنین کے ساتھ حشر فرمائے اور ان تمام حضرات کی ہم مسلمانوں کے لئے شفاعت کو قبول فرمائے۔"

آپ حضرات امارت اسلامی افغانستان کی جانب سے تعزیت قبول فرمائیں۔ اور خاندان شہید ناموس رسالت بالخصوص علماء دین کی خدمت میں عرض ہے کہ صبر جمیل سے کام لیں اور دشمنوں کی جانب سے مسلمانوں کو لڑانے کی سازش ناکام بنادیں۔

حضرت شہیدؒ نے تحریک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جس طرح رہنمائی فرمائی اور دلائل و براہین قاطعہ کے ساتھ حریم نبوت کا دفاع کیا وہ ناقابل فراموش ہے۔ حضرت مرحوم علم و عمل کے بحر ذخار تھے۔ آپ کی تصانیف اور فتاویٰ نہایت اعتدال کے ساتھ صائب تھے، اور آپ کی روحانی طریقت کی کوششیں اور آنجناب کی گوشہ نشینی کے ساتھ ساتھ لادین قوتوں کے خلاف جہاد آپؒ کی دیانت و متانت کی علامت تھا اور فتنہ الحاد و زندیقیت اور ارتداد و انکار ختم نبوت کے خلاف آپ نے مثالی کردار ادا کیا، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے (آمین)

امیر المومنین ملا عمر

حضرت علامہ یوسف لدھیانویؒ کی شہادت نے عالم اسلام کو یتیم بنادیا

(مولانا عبیدالحق و مولانا نورالاسلام بنگلہ دیش)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش کے صدر مولانا عبیدالحق خطیب مسجد بیت المکرم اور سیکریٹری جنرل مولانا محمد نورالاسلام نے ایک بیان میں کہا کہ حضرت علامہ یوسف لدھیانویؒ کی ناگہانی شہادت نے عالم اسلام کے مسلمانوں کو یتیم بنادیا۔ انہوں نے زندگی کی آخری لمحے تک ملک و ملت کے مختلف دینی خدمات اور فرق باطلہ کے مقابلے میں مجاہدانہ کردار ادا فرمایا ہے، بالخصوص قادیانیت کے خلاف جو ان کو ناقابل برداشت ہونے کی وجہ سے یہ وحشیانہ دہشت گردی اور قتل کی سازش کی ہے۔

جناب مولانا عبیدالحق اور مولانا نورالاسلام انتہائی صدمے کے ساتھ کہتا ہے کہ کافی عرصے سے پاکستان میں جلیل القدر علماء کرام شہید کئے جارہے ہیں جس کا انسداد حکومت کی طرف سے نہ ہونے کی وجہ سے بار بار یہ حوادث پیش آرہے ہیں، موجودہ فوجی حکومت کے دور میں اس قسم کے واقعات بہت ہی افسوسناک ہیں۔ ہم اس کے قابل الذکر انصاف کا مطالبہ کرتے ہیں، دونوں حضرات حضرت مرحوم کے پسماندگان و اہل و عیال کے صبر و استقامت کے لئے دعا کرتے ہیں اور حضرت لدھیانویؒ کی مختلف دینی خدمات کو جاری رکھنے کے لئے پاکستان کے علماء حضرات کی توجہ چاہتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

مکرمی و محترمی سرپرست جناب مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد مزاج مبارک!

خدمت عالیہ میں نہایت رنج و غم کے ساتھ یہ تحریر ہے کہ مایہ ناز بزرگ عالم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی قاتلانہ حملہ سے شہادت ہوجانے کی اطلاعات سے متعلقین مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال کو ایک بہت بڑا صدمہ ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی بارگاہ عالی میں بہترین جزائے خیر سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ تمام متعلقین غمزدہ حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

فقط والسلام مخلص

حاجی جمال خان

صدر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال

مولانا محمد یوسف متالا جوہانسبرگ

بخدمت ملاحظہ

جناب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت دامت برکاتہم العالیہ

مخدوم و معظم حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی سلام مسنون

سفر کے دوران مجھے یہاں جوہانسبرگ میں ابھی فون سے حادثہ فاجعہ کی اطلاع ملی، اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی گھر والوں کی حالت غیر ہوگئی، بمشکل سے ان کو سنبھالا، یہاں پر جس نے بھی سنا رنج و الم میں ڈوب گیا کہ یہاں قادیانی کیس کے سلسلہ میں حضرت مولانا مرحوم کا طویل قیام رہا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ تمام متعلقین کو صبر جمیل، اجر جزیل عطا فرمائے، اس ملک کی حق تعالیٰ شانہ حفاظت فرمائے محافظین پیدا فرمائے، آپ کے لئے اس ضعف و پیری میں حوادث کا یہ تسلسل بہت ناقابل تحمل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی ان حوادث کو ہمیشہ کے لئے رفع فرمائے، آپ کو امت مسلمہ اور اس ملک کی خصوصاً خوشیاں دیکھنی نصیب فرمائے۔ سفر سے دو تین ہفتہ بعد انشاء اللہ انگلینڈ واپسی ہوگی دعا فرمائیں حق تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ واپسی مقدر فرمائے۔ آپ کا نیز حضرت مولانا مرحوم کے گھر کا فون نمبر اس وقت میرے پاس نہیں اس لئے یہ تعزیتی سطور دارالعلوم فیکس کر رہا ہوں، فون ملنے پر انشاء اللہ فون پر گفتگو ہو سکے گی۔ جماعت کے عام احباب، متعلقین کی خدمات میں سلام مسنون کے بعد تعزیت کا مضمون ہے۔

والسلام

(حضرت مولانا) محمد یوسف متالا

(مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیثؒ)

جوہانسبرگ

مولانا محمد داؤد یوسف (صدر ومفتی اعظم برما)

مکرمی و محترمی جناب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ ماہنامہ بینات کے مدیر و استاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ مجلس ختم نبوت کے سربراہ خلیفہ و مجاز حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ اور خلیفہ و مجاز حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ کی دشمنان اسلام کی سازش سے شہادت کی خبر سن کر ہمیں اور جمعیت علماء برما کے تمام اراکین کو بے حد صدمہ ہوا۔ اللہ پاک مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محتاج دعا

احقر محمود داؤد یوسف

صدر و مفتی اعظم برما

مرکزی جمعیت علماء اسلام

متحدہ میانما

☆☆☆......☆☆☆

ختم نبوۃ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت کے المناک واقعہ پر پوری مسلم برادری افسردہ ہے

مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، جنوبی افریقہ اور دیگر شہروں میں تعزیتی اجتماعات

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی المناک شہادت کی خبر سنتے ہی مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، لندن، یورپ، امریکہ اور جنوبی افریقہ میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ بڑے بڑے علماء کرام اور مشائخ عظام ترجمان اہل حق مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر غم سے نڈھال ہو گئے۔ دینی مدارس اور حرمین شریفین میں قرآن خوانیاں شروع ہو گئیں۔ عقیدت مندوں نے طواف اور عمرہ کے ذریعہ ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ مدرسہ صولتیہ کے استاد حدیث مولانا سعید عنایت اللہ کے مطابق بیت اللہ شریف اور مدرسہ صولتیہ میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا، جس میں مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا سیف الرحمٰن، فضل حق، طاہر مکی، حافظ عبدالستار، مولانا علاؤالدین، مولانا عبدالقیوم سندھی، مولانا عبدالغفور، مولانا ہاشم، مولانا حلیم، قاری سیف الدین اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ، جمعیت علماء برطانیہ کے تحت مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مولانا منظور احمد الحسینی، احمد عثمان ایڈووکیٹ، مولانا مفتی محمد اسلم، طہٰ قریشی، حافظ شبیر احمد، سید عمران زکی، مولانا عزیز الرحمٰن کراڑے، مولانا قاری محمد ہاشم، سلمان پٹیل، حافظ اکرام، مولانا عبید الرحمٰن ربانی، مولانا محمد اسلم زاہد، پیر محمد انور، حافظ محمد ازہر اور دیگر علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت سے صرف عالم اسلام ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمان افسردہ ہیں اور پوری دنیا میں پاکستان کی جو بے عزتی ہوئی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

جمعیت علماء افریقہ، دارالعلوم زکریا پارک لینشیا کے تحت مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا ضیاء الحق، مولانا شبیر احمد سلوجی، مولانا ابراہیم جینا، مولانا ظہیر روگی، مولانا محمد ابراہیم بھام، مولانا اسمٰعیل بھائجی، مولانا صوفی ابراہیم نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت سے دنیا بھر کے علماء کرام یتیم ہو گئے۔ طاغوتی قوتوں کو اگر روکا نہیں گیا تو کسی مسلمان کی جان محفوظ نہیں رہے گی۔ کینیا سے مولانا مطیع الرسول، مولانا قاری گل محمد اور دیگر علماء کرام نے ٹیلی فون پر اظہار تعزیت کیا۔

مولانا کی شہادت پر اے پی این ایس کے صدر میر شکیل الرحمٰن کی ٹیلی فون پر تعزیت

کراچی (رپورٹ مفتی محمد جمیل خان) اے پی این ایس کے صدر اور جنگ گروپ آف نیوز پیپرز کے چیف ایگزیکٹیو اور ایڈیٹر انچیف جناب میر شکیل الرحمٰن صاحب نے ٹیلی فون پر حضرت مولانا لدھیانویؒ کی شہادت کے سلسلہ میں مفتی محمد جمیل خان سے تعزیت کی اور مولانا شہیدؒ کی شہادت کے المناک سانحہ پر اپنے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ میں تعزیت کرنے کی بھی ہمت نہ کر سکا۔ یہ اس صدی کا اتنا بہیمانہ اور دردناک واقعہ ہے کہ اس کی ہر ذی شعور آدمی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مولانا کی شہادت صرف پاکستان ہی نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے۔ حکومت کو اس قسم کے واقعات کے سلسلہ میں منظم اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ ایسے واقعات زیادہ نہ ہوں۔ مولانا شہیدؒ کی دینی خدمات خاص کر جنگ کے حوالے سے خدمات تاریخ کا ایک عظیم باب ہیں جن سے کوئی مؤرخ صرف نظر نہیں کر سکتا۔ یہ غم میرا ذاتی غم بھی ہے، میں تمام پسماندگان، متعلقین اور منتسبین اور اہل علم کے اس غم میں برابر کا شریک ہوں۔

ختمِ نبوۃ

عظیم سانحہ

مرکزی جامع مسجد کوئٹہ کے خطیب و رکن مرکزی شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا انوار الحق حقانی نے مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں ایک بڑے تعزیتی و احتجاجی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت کو عالم اسلام کے لئے عظیم سانحہ قرار دیا اور ان کی شہادت کو عالمی کفر اور اس کے ایجنٹوں کی بدترین سازش قرار دیا۔

مولانا لدھیانویؒ ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے وہ جامع شریعت و طریقت تھے وہ بیک وقت بہترین محدث، فقیہہ، مفتی، مربی و مصلح، مصنف کتب کثیرہ اور داعی الی اللہ تھے۔ ان کی ذات منبع کمالات تھی۔ ان کے قلم و زبان سے دنیا بھر میں کروڑوں انسان فیضیاب ہوئے۔ اسلام دشمن قوتوں اور ملحدین کے لئے ان کی تحریر دندان شکن و مسکت تھی۔ صدیوں میں ان جیسی جامع الصفات شخصیات پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت کے درجات عالیہ سے سرفراز فرما کر جنت کے درجات رفیعہ میں پہنچا دیا جو کہ مقبولیت عنداللہ کی واضح دلیل ہے۔ (انشاء اللہ)

وہ سچے عاشق رسول تھے، تحفظ ناموس رسالت کے لئے ان کی زندگی وقف تھی، منکرین ختم نبوت قادیانی ٹولے کا کامیاب تعاقب تاوقت شہادت انہوں نے جاری رکھا۔

مولانا انوار الحق حقانی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حضرت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ختم نبوت کے پروانے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت ہر قیمت پر جاری رکھیں گے۔ مولانا حقانی نے حکومت سے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ اجتماع میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

والسلام

مولانا انوار الحق

کوئٹہ

کہاں سے آئیں گے ایسے خلوص کے پیکر

مولانا محمد اشرف کھوکھر

عالم اسلام کے عظیم مفکر، مقرر، مدبر، عظیم مصنف و دانشور، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، سو سے زائد کتابوں کے مؤلف، استاد حدیث، روزنامہ جنگ "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے معروف کالم نگار، ماہنامہ بینات کراچی، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ایڈیٹر، اقرأ روضۃ الاطفال سمیت سینکڑوں دینی مدارس کے سرپرست، علم ظاہر و باطن کے تاجور، مرشد العلماء، آفتاب علم و آگہی، اندرون ملک متعدد دینی، علمی، دعوتی اداروں کے روح رواں کے المناک سانحہ شہادت پر ہم کس سے تعزیت کریں؟ تمام مسلمان ہی تعزیت کے مستحق ہیں، آپؒ کے عظیم سانحہ شہادت کے بعد پورا عالم اسلام ہی یتیم ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رہتی دنیا تک آپؒ کے دینی، علمی، عملی عظیم کارناموں کو زریں حروف سے خراج تحسین پیش کیا جاتا رہے گا۔ ناچیز جیسا کم مایہ علم و عمل اپنے "شیخ صحبت" کو بھلا کن الفاظ سے خراج عقیدت پیش کر سکتا ہے، غم و اندوہ کے جوار بھاٹے اور پارہ ہائے جگر کو قلم و قرطاس کے سپرد کس طرح کر سکتا ہے اور اب تو یہ کیفیت ہے کہ:

ہوتا ہے میرے درد کا ہر روپ انوکھا
آتی ہے تیری یاد بڑے بھیس بدل کے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی انتہائی شفقتوں، محبتوں اور سعادتوں سے ہمکنار کرنے والے ماضی کے لمحات باتصویر، آنکھوں، دل و دماغ میں نقش غم و اندوہ کے جوار بھاٹے میں تسلسل کا باعث ہیں۔

کہاں سے آئیں گے ایسے خلوص کے پیکر
زباں میں جن کی محبت کی چاشنی دیکھیں

یا رب العالمین! ہم تجھ سے رجوع کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ان سفاک قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچا جو ہمارے شیخؒ کو ہم سے ہمیشہ جدا کرنے کا سبب ہوئے۔

یا رب العالمین! ہمارے ایسے اکابرین کو جو شب و روز کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر تیرے دین کی خدمت میں مثل شمع فروزاں ہیں ان کو طاغوتی قوتوں کی حرص و ہوا کی آگ سے محفوظ فرما کر قال اللہ و قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلسل کو جاری رکھنے اور "نسل نو" کو دارین کی فوز و فلاح کی راہ دکھانے میں مدد و نصرت فرما۔ (آمین)

یا رب العالمین! ہمارے شیخ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرما۔ (آمین)

یا رب العالمین! حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان، بھائی حافظ سعید احمد، بھائی حافظ عتیق الرحمن، بھائی مولانا محمد طیب، بھائی حافظ محمد یحییٰ، تمام پسماندگان، متوسلین، مریدین اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرما۔ (آمین)

بھائی حافظ محمد یحییٰ کو صحت کاملہ، عاجلہ، جمیلہ، اکملہ عطا فرما کر حضرتؒ کی جانشینی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

☆☆ ☆☆

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے

جس ملک میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کی جان محفوظ نہ ہو اس کے حکمرانوں کو اقتدار میں رہنے کا حق نہیں

کراچی کی ہزاروں مساجد میں نماز جمعہ کے احتجاجی جلسوں میں علماٗ کرام کے خطابات

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی المناک شہادت اور دشمنان اسلام کی طرف سے بہیمانہ قتل کے خلاف کراچی کی ہزاروں مساجد میں احتجاجی قراردادیں منظور کی گئیں جبکہ مولانا لدھیانوی شہیدؒ کے سوگ میں کراچی میں کاروبار زندگی پورے طور پر معطل رہا۔ جامع مسجد فلاح نصیر آباد میں سب سے بڑا احتجاجی اجتماع ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، ناظم نشریات مولانا محمد اکرم طوفانی، جناب صاحبزادہ طارق محمود، مولانا عبدالرشید ارشد، جامع مسجد گلگت کے خطیب مولانا قاضی نثار، مفتی محمد جمیل خان، مفتی منیر احمد اخون، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی عتیق الرحمن، قاری محمد ابراہیم بہاولپوری، قاری عتیق الرحمن راولپنڈی، مولانا محمد علی بدین، مولانا محمد میاں حمادی ٹنڈو آدم، مولانا حفیظ الرحمن سانگھڑ، مولانا شبیر احمد لاہور، محمد نعمان برطانیہ، میاں احسن لاہور، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا نعیم امجد سلیمی اور ملک کے مختلف علاقوں سے کثیر تعداد میں علماٗ کرام مشائخ عظام اور مسلمانوں نے شرکت کی۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فرقہ واریت کے خلاف ایسی جماعت ہے جس کے پلیٹ فارم سے ہر فرقہ کے لوگ تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، اس جماعت کے سربراہ کی شہادت ملک پر ایک ایسا بدنما داغ ہے جس نے پوری دنیا میں پاکستان کا وقار ختم کر دیا۔ ایسی شخصیات جس ملک میں محفوظ نہ ہوں اس ملک کے حکمرانوں کو حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں، اگر قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا نہ دی گئی تو مسلمان دینی شخصیات کا انتقام خود لیں گے جو حکومت کے لئے کسی طور پر مفید نہیں۔" مولانا عبدالرشید ارشد نے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ تو شہادت پا کر کامیاب ہو گئے لیکن قاتل خدا کے عذاب سے کسی صورت میں نہیں بچ سکیں گے۔ دریں اثنا جامع مسجد طیبہ میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر قادیانی اور باطل قوتیں یہ سمجھتی ہیں کہ مسلمان اس طرح اپنے مشن سے ہٹ جائیں گے اور پاکستان میں کفر کو پھلنے پھولنے کا موقع ملے گا تو یہ ان کی بھول ہے۔ جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے پاکستان میں کفریہ اور طاغوتی قوتوں کا راستہ روکتے رہیں گے۔ قبل ازیں دفتر ختم نبوت میں ٹیلی فون کے ذریعہ اطلاعات کے مطابق کراچی کی تقریباً تمام اہل حق کی مساجد میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر احتجاجی بیانات کئے گئے اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فوری طور پر قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔

قاتلوں کی گرفتاری تک مسلمان چین سے نہیں بیٹھیں گے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی شہادت کا واقعہ حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے

ملتان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، سو سے زائد کتابوں کے مؤلف، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث، "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے کالم نگار، ماہنامہ

ختم نبوۃ

بینات کراچی، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی، ماہنامہ لولاک ملتان کے ایڈیٹر، ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی المناک شہادت کے واقعہ پر کراچی سے خیبر تک اور آزاد کشمیر میں نماز جمعہ کے احتجاجی اجتماعات ہوئے۔ جمعیت علماٗ اسلام کے قائدین مولانا فضل الرحمن نے اسلام آباد، قاری سعید الرحمن نے راولپنڈی، مولانا عبدالعزیز نے اسلام آباد، حافظ حسین احمد نے کوئٹہ، حافظ ریاض درانی، مولانا محمد اجمل خان نے لاہور، مولانا محمد خان شیرانی نے ژوب، مولانا عبدالغنی نے چمن، مولانا مولا بخش نے مستونگ، مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا منیر الدین، مولانا انوار الحق، مولانا عبدالواحد نے کوئٹہ، مفتی ابرار احمد نے اسلام آباد، مولانا مسعود اظہر نے بہاولپور، مولانا اعظم طارق نے جھنگ، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے ملتان، مولانا گل نصیب نے دیر، مولانا نذیر احمد، مولانا عنایت اللہ، مولانا قاضی نثار نے گلگت، مولانا لطف الرحمن، مولانا عطاء الرحمن نے ڈیرہ اسمٰعیل خان، ڈاکٹر خالد محمود سومرو لاڑکانہ، مولانا عبدالصمد ہالیجوی ہنو عاقل، مولانا خلیل احمد مدحانی نے سکھر، مولانا مفتی نظام الدین شامزائی نے سوات اور دیگر بڑے شہروں و دیہاتوں کی مساجد میں علماٗ کرام نے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی المناک شہادت کے واقعہ پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ اگر حکومت نے غفلت کا مظاہرہ کیا تو قوم کسی صورت میں اس کو معاف نہیں کرے گی۔ ان علماٗ کرام نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جیسی روحانی اور علمی شخصیت کا اس طرح گنجان اور کھلے علاقے میں پولیس تھانے کے ساتھ قتل ہو جانا حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور حکومت اپنے جرم اور نااہلی پر کسی صورت میں پردہ نہیں ڈال سکتی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ہر طبقہ فکر کے لئے قابل احترام تھے ان کا قتل خطرے کی گھنٹی ہے۔ ان علماٗ کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مولانا کی شہادت سے عقیدۂ ختم نبوت کا مشن رکا نہیں بلکہ اور شدت سے چلے گا، اس لئے حکومت فوری طور پر قاتلوں کو گرفتار کرے۔

ختم نبوۃ

لواحقین وشرکاء تعزیتی جلسے کے لئے مجلس احرار اسلام کے رہنما کا پیغام

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی تشریف لائے اور حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر احباب سے انتہائی غم اندوہ کا اظہار کیا اور عالم اسلام کی عظیم شخصیت حضرت مولانا لدھیانوی شہیدؒ کے المناک سانحہ شہادت کو امت مسلمہ کا بہت بڑا خسارہ قرار دیا۔ جنرل سیکریٹری اور نقیب ختم نبوت ملتان کے مدیر نواسہ امیر شریعت السید محمد کفیل بخاری نے بذریعہ ٹیلی فون شہید ختم نبوت حضرت اقدس پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی اسلام دشمن یہود و نصاریٰ کے ایجنٹوں کے ہاتھوں انتہائی مظلومانہ شہادت کو ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے کہ آپ کی شہادت سے علمی حلقے یتیم ہو گئے اور یہ عالم اسلام کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے جس کی تلافی ماضی قریب میں ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت کے خلفاً مریدین، طلباً، علماً اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت والاؒ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائیں اور حضرت کے روحانی فیض سے سے عالم اسلام کو مستفیض ہونے کا سامان بہم فرمائیں اور اس فیض کو جاری رکھیں۔

امت مسلمہ اپنے عظیم سرپرست سے محروم ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

کروڑ لعل عیسن (نمائندہ خصوصی) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا سانحہ شہادت ملت اسلامیہ کا عظیم خسارہ ہے، نہ صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے نائب امیر سے بلکہ پوری امت مسلمہ اپنے سرپرست کی برکات سے محروم ہو گئی ہے۔ حضرتؒ کے پسماندگان، لواحقین، متوسلین اور معتقدین سے جناب حاجی غلام سرور اسرا، مولانا محمد عبداللہ، قاری غلام رسول کھوکھر، حاجی حق نواز، محمد مسعود، ڈاکٹر حاجی محمد صدیق، محمد انور (ملو)، مولانا محمد حسن اور کروڑ لعل عیسن و نواح کے کثیر تعداد عمائدین نے اظہار تعزیت کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرتؒ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے سانحہ شہادت پر تعزیتی اجلاس

ننکانہ صاحب (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر و شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے سانحہ شہادت کی اطلاع ملتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر حاجی عبدالحمید رحمانی، محمد متین خالد، محمد اکرم ناز اور کثیر تعداد اراکان نے تعزیتی اجلاس میں شرکت کی اور حضرتؒ کے سانحہ شہادت کو ملت اسلامیہ کا عظیم نقصان قرار دیتے ہوئے، پسماندگان و لواحقین اور معتقدین و متوسلین سے انتہائی غم والم اور تعزیت کا اظہار کیا اور آخر میں حضرتؒ کے لئے ایصال ثواب اور بلندیٔ درجات کی دعا کی گئی۔

مرد درویش کی شہادت کا مقصد ملک میں انتشار پیدا کرنا ہے ڈاکٹر طاہر القادری اور بیرسٹر شاہدہ جمیل کا اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے پروفیسر طاہر القادری نے ٹیلی فون پر کہا کہ مولاناؒ کی شہادت کے واقعہ پر بہت افسوس ہوا۔ تحفظ ناموس رسالت کے عین موقع پر ایک مرد درویش کا ساتھ یہ معاملہ ملک میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ بیرسٹر شاہدہ جمیل وزیر قانون صوبہ سندھ نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت ان کے پسماندگان کے ساتھ اظہار غم کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم ایک غیر متنازعہ شخصیت تھے۔ ظالموں کو ان کے شہید کرنے کا مقصد ملک کے استحکام کو پارہ پارہ کرنا ہے، لوگوں کو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

ہم تو یتیم ہو گئے!

خانقاہ زکریا عارفیہ یوسفیہ موچی پاڑہ ڈالمیا (کراچی) کے علاوہ معززین علاقہ نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور آپ کے ڈرائیور عبدالرحمٰن کی شہادت کے سلسلے میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں حضرت شہیدؒ کے مریدین کی کثیر تعداد نے شرکت کی، اور حضرت کو ایصال ثواب کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے خانقاہ کے بانی و مہتمم اور آپؒ کے معاون خاص حضرت مولانا نعیم احمد سلیمی نے کہا کہ میرے شیخ شہیدؒ کی شخصیت عالم اسلام کا درد رکھنے والی شخصیت تھی، وہ عظیم مصلح، محدث، فقیہ العصر اور مرجع ہر خاص و عام تھے وہ: "ادعو الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ" کی صحیح تفسیر تھے۔ حضرت تو عنداللہ اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہو گئے لیکن ہم یتیم ہو گئے۔ حضرت شہیدؒ میرے غریب خانہ پر بہت مرتبہ تشریف لائے اور دو مرتبہ یہاں خطاب بھی فرمایا۔ اس مدرسہ اور خانقاہ کا افتتاح بھی خود حضرت شہیدؒ نے فرمایا اور یہی وجہ ہے کہ اس اندوہناک واقعہ کے بعد میرے گھر میں اتنے مرد و خواتین تعزیت کے لئے آرہے ہیں کہ اگر میرے والد فوت ہو جاتے تو شاید اتنے لوگ مجھ سے تعزیت نہ کرتے۔ ہمارا تو حال یہ ہے کہ بے ساختہ زبان پر آتا ہے:

حال ما در ہجر "یوسف" کم تراز یعقوب نیست
او پسر گم کردہ بود ما پدر گم کردہ ایم

"یوسف علیہ السلام کے فراق میں ہماری حالت یعقوب علیہ السلام سے کم نہیں ہے، ان کا بیٹا "یوسف" گم ہوا تھا، ہمارا باپ "یوسف" کھو گیا ہے۔"

ہم سب حضرت شیخ شہیدؒ کے پسماندگان کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شہیدؒ کے درجات کو بلند تر فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور زخمی صاحبزادے مولانا حافظ محمد یحییٰ لدھیانوی سلمہ اللہ کو صحت کاملہ سے نوازیں اور انہیں صحیح جانشین بنائیں اور ہم کو بھی حضرت شہیدؒ کے اعتماد پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائیں، اور سفاک و بدبخت قاتلوں کو ایسی عبرتناک سزا ملے کہ دوبارہ کسی کو اس طرح کی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ (آمین)

مسند علم و عمل، طریقت و تصوف مولانا یوسف لدھیانویؒ کی شہادت سے خالی ہو گئی

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کا سانحہ اس صدی کا بدترین ظلم ہے، جامعہ بنوری ٹاؤن اور مسجد فلاح میں مختلف شہروں سے علماً کرام اور مشائخ عظام کا اظہار تعزیت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر پاکستان اور بیرون پاکستان سے علماً کرام، مشائخ عظام اور مسلمانوں کی تعزیت کے لئے آمد کا سلسلہ شروع ہے اور لوگوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے حکیم محمد اختر صاحب، جمعیت علماً اسلام کے قائد مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا غلام قادر، جامعہ خیر المدارس کے مولانا محمد حنیف جالندھری، سواد اعظم اہلسنت پاکستان کے مولانا محمد اسفندیار، جمعیت علماً اسلام کے رہنما مولانا محمد اسعد تھانوی، جامعہ احتشامیہ کے مولانا تنویر الحق تھانوی، مولانا رشید احمد درخواستی، کوئٹہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا انوار الحق حقانی، حاجی سید شاہ محمد آغا، مولانا عبدالعزیز جتوئی، حاجی تاج محمد فیروز، فیاض حسن سجاد نمائندہ جنگ، حاجی کالے خان، فیصل آباد سے مولانا غلام مصطفیٰ حسن، راولپنڈی سے قاری عتیق الرحمٰن، قاری محمد ابراہیم، جامعہ بنوری ٹاؤن کے مولانا عبدالرؤف، مولانا محمد زیب، قاری قاسم، سکھر کے مولانا عبدالمجید وغیرہ نے مولانا طیب لدھیانوی، حافظ سعید اسعد، مولانا مفتی منیر احمد اخون، حافظ عتیق الرحمٰن، مفتی محمد جمیل خان اور سعید احمد جلالپوری سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت سے مسند علم و عمل، تصوف و طریقت اور قلمی جہاد خالی ہو گئی، آج پوری دنیا سوگوار ہے، یہ سانحہ صرف پاکستان کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے ہے۔ مولانا مرحوم ایک ایسے ہمہ جہت شخص تھے جن کی خدمات دین کے تمام شعبوں پر محیط ہے، ان کی شہادت اگرچہ ان کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی ہے لیکن مسلمانوں کے لئے یہ اس صدی کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ سب سے بڑے اسلامی ملک میں اتنی بڑی روحانی شخصیت بھی محفوظ نہیں۔ ان علماً کرام نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

تعزیت نامہ تنظیم اسلامی

حلقہ سندھ و بلوچستان

مکرمی و محترمی جناب مولانا خان محمد صاحب
امیر مجلس تحفظ ختم نبوت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

مولانا محمد یوسف لدھیانوی مرحوم کی شہادت عالم اسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

اللھم غفرلہ وارحمہ و حاسبہ حسابا یسراً
وادخلہ فی رحمتک (آمین)

ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

برائے مہربانی ہماری تعزیت مرحوم کے اہل خانہ تک پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد نسیم الدین (امیر حلقہ سندھ)

مولانا سیف الرحمٰن درخواستی

سیکریٹری جنرل جمعیت علماً پنجاب کا اظہار تعزیت

اخی الصفی المکرم، امیر الشہداً المحترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ...... مزاج شریف

مجاہد کبیر حضرت مولانا مسعود اظہر کے ذریعہ کل دوپہر کو آپ کے والد گرامی قدر حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت عظیمہ کی خبر ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت اقدس کی جدائی اور ان کی دعاؤں سے محرومی

ختم نبوۃ

کا صدمہ جان کاہ ہے لیکن شہادت کی سرفرازی، اللہ اکبر، اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو ہمہ صفات سے موصوف کیا تھا۔ مصنف، محدث، فقیہہ، مصلح، مرشد، مجاہد اور شہادت کا تاجدار:

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آج جو ہم رو رہے ہیں یہ رونا اپنی قسمت کا ہے، حضرت کی شہادت کا نہیں کہ ایسے مصلح کا سایہ ہم سے اٹھ گیا۔ ان کی دعا سے امت محروم ہو گئی فقیر نے تعزیتی اجتماع میں بھی کھل کر کہا کہ آج انسانیت کا جنازہ اٹھ رہا ہے۔ آپ عظیم باپ کے فرزند ہیں حوصلہ اور سکون کے ساتھ اپنے پیارے والد مخدوم کے مشن کو آگے بڑھائیں، اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو گا۔ فقیر اور ساری جماعت آپ کے لئے اور آپ کے سارے خاندان کے لئے صبر جمیل کے ساتھ حضرت کے مشن کو صحیح سنبھالنے اور حق وراثت ادا کرنے کے لئے دعا گو ہیں۔ فقیر کے لائق کوئی حکم۔ جی کی سخت علالت کی وجہ سے خود حاضر نہیں ہو سکا، انشاء اللہ جلد حاضر ہوں گا۔ والسلام

سیف الرحمٰن درخواستی، راجن پور

متحدہ قومی موومنٹ کے وفد کا اظہار تعزیت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر تعزیت کے لئے متحدہ قومی موومنٹ کے ڈپٹی کنوینر آفتاب شیخ اور عبدالقادر لاکھانی نے جامع مسجد فلاح میں مولانا محمد طیب لدھیانوی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا جلیل احمد اخون، مولانا سعید احمد جلالپوری سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ کا سانحہ صرف ایک خاندان کا نہیں بلکہ ہم سب کا مشترکہ نقصان ہے اور آپ کی وفات سے ہم سب لوگ ایک علمی شخصیت سے محروم ہو گئے، ہم صرف دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، دریں اثنا مولانا فضل الرحمٰن درخواستی، مولانا محمد اجمل قادری، نسیم مشتاق، حاجی زکی، حرکۃ المجاہدین کے مولانا بدر منیر، مولانا یار محمد، مولانا محمد اسلم گوجرہ، مولانا احتشام الحق کلیانوی نے بھی اظہار تعزیت کیا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا علمی کام آئندہ صدیوں میں امت مسلمہ کی رہنمائی کرے گا

عالم اسلام بلند پایہ علمی وروحانی شخصیت، مفسر قرآن اور محدث سے محروم ہو گیا

مولانا کی شہادت پر خواجہ خان محمد، مولانا نورانی، قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمن، مولانا رفیع عثمانی، مولانا اعظم طارق، مولانا مسعود اظہر اور دیگر علما کا اظہار رنج و غم

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت سے عالم اسلام ایک عظیم عالم دین، بلند پایہ علمی اور روحانی شخصیت، مفسر قرآن، محدث اور عالم اسلام کا درد رکھنے والی شخصیت سے محروم ہو گیا۔ اس امر کا اظہار ممتاز علمأ کرام نے مولانا کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کیا۔ علمأ کرام مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی، جسٹس محمد تقی عثمانی، مفتی رشید احمد لدھیانوی، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا خواجہ خان محمد، مولانا فضل الرحمن، قاضی حسین احمد، پروفیسر حافظ محمد سعید، مولانا اعظم طارق، مولانا مسعود اظہر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا شاہ احمد نورانی، شاہ فرید الحق، مولانا عبدالستار نیازی، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا عبدالرحمن سلفی، حافظ محمد سلفی، مولانا سید زوار حسین شاہ، علامہ علی غضنفر کراروی، علامہ سید ذاکر حسین شاہ، سابق سپیکر حافظ حسین احمد، مولانا منیر الدین کوئٹہ، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری سمیت سینکڑوں علمأ کرام نے مولانا کی عظیم تصنیفی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا نے جو علمی کام کیا ہے وہ آئندہ صدیوں میں امت مسلمہ کی رہنمائی کرے گا اور اخوت اسلام کی پرورش کا ذریعہ بنے گا۔ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر مولانا خواجہ خان محمد نے ملک بھر کے علمأ کرام اور جماعتی رفقا کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۱۹/ مئی کو مولانا کے قتل کے خلاف احتجاج کریں۔ جے یو آئی کے مولانا اجمل خان، مولانا خواجہ خان محمد، مولانا سرفراز منصور، مولانا سمیع الحق، مولانا فداء الرحمن درخواستی نے ۱۹/ مئی جمعہ کو مولانا کے قتل کے خلاف ملک گیر یوم احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ جے یو آئی کے دیگر راہنماؤں مولانا سید امیر حسین گیلانی، مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد امجد خان، مولانا جمیل الرحمن درخواستی نے مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے قتل کو حکومت کی ناکامی کی بدترین مثال قرار دیا ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ مولانا معین الدین لکھوی، علامہ سید ضیاء اللہ بخاری اور مولانا محمد نعیم بادشاہ نے کہا کہ چونکہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی ساری زندگی عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کے احیا میں گزری ہے اس لئے مولانا کے قتل میں قادیانیوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ پاسبان ختم نبوت پاکستان کے راہنماؤں مولانا پیر سلمان منیر، علامہ محمد ممتاز اعوان، میاں عبدالرحمن، صاحبزادہ سعید الرحمن احمد، ڈاکٹر جہانگیر شجاع، مفتی سید عاشق حسین، غلام مصطفی چوہدری ایڈووکیٹ، قاری الطاف الرحمن گوندل، مولانا سیف اللہ اکرم، محمد سلیم طوفانی، علامہ عبدالحفیظ شاکر، حافظ افتخار احمد فخر، حاجی محمد نوید انجم اور محمد یونس خلیق نے کہا کہ مولانا کا کسی قسم کی فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ان کے قتل سے یہ واضح ہو گیا کہ علمأ اور دینی راہنماؤں کو قادیانی ہی قتل کر رہے ہیں۔

ملتان سے نمائندہ جنگ کے مطابق مجلس احرار اسلام پاکستان کے رہنماؤں سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد اسحاق سلیمی، سید محمد کفیل بخاری، چوہدری ثناء اللہ بھٹہ اور میاں محمد اویس نے مولانا مرحوم کی ملی و دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ملک کے ایک جید عالم دین، فقیہہ اور ولی اللہ تھے۔ وہ علمأ کی آبرو تھے۔ اسلامک فاؤنڈیشن پاکستان کے مرکزی راہنماؤں میاں محمد افضل، حافظ محمد انور ساجد، مولانا محمد حنیف ثاقب، حافظ محمد طارق اور مولانا نذیر احمد نے کہا مولانا یوسف لدھیانوی کو ختم نبوت کے سپاہی ہونے کے جرم میں قتل کیا گیا۔ پریس ریلیز کے مطابق ممتاز دینی درسگاہ جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور کینٹ کے صدر و مہتمم مولانا پیر سیف اللہ خالد نقشبندی کے علاوہ مولانا لطیف الرحمن حقانی، مولانا خلیل الرحمن، مولانا عبدالروف فاروقی، مولانا مفتی غلام مصطفی، مولانا منصور احمد، مولانا دین محمد، مولانا اسد اللہ فاروق اور دیگر علمأ کرام نے اس واقعہ پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس مولانا حکیم عبدالرحمن کی زیر صدارت ہوا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو فی الفور گرفتار کر کے کڑی سزا دی جائے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۹/ مئی ۲۰۰۰ء)

☆☆☆ ☆☆☆

REGD. NO. SS-160

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت پر پاکستان بھر کے اخبارات کی شہ سرخیوں کے تراشے